ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۵

روہڑی اور قاضی احمد میں قرآن پاک کی بے حرمتی ــــ ذمہ دار کون ؟

بھارت میں قرآن پاک کے خلاف ایک ہندو ادارے کی سازش

مردان میں عالمی مجلس کے مقامی رہنما پر قاتلانہ حملہ

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

بنن مغربی افریقہ سے قادیانیوں کو دیس نکالا مل گیا

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۶ — ۱۳ تا ۱۹ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ جولائی ۱۹۸۷ء — شمارہ ۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۷۵ روپے
جاپان ـ ملائیشیا — ۳۷۵ روپے
سنگاپور — ۳۷۵ روپے
چاینا — ۳۷۵ روپے
فی جی ـ نیوزی لینڈ — ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد — محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
پنڈدادن خان/ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد ـ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرونِ ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ — چوہدری محمد شریف قصوری
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — محمد ال ... اوید
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

"سندھ" میں قرآن پاک کی بے حرمتی ـــــ ذمہ دار کون؟

قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ سے یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی ہے (ہالا سے بھی ایسی خبریں آئی ہیں) کہ کوئی بدبخت دیوار پھاند کر مسجد میں داخل ہوا اور مسجد کی صفوں میں سات قرآن پاک لپیٹ کر انہیں آگ لگادی اور چلتا بنا یہ سب کچھ دن میں ہوا۔ اسی طرح کے واقعات روہڑی ضلع سکھر میں بھی رونما ہو چکے ہیں ان واقعات سے سندھ کے غیور مسلمانوں میں اشتعال کی ہر دوڑ گئی اور وہاں پر زبردست احتجاج ہو رہے ہیں۔

قاضی احمد کے واقع میں ایک پاگل شخص کو ملزم قرار دے کر پولیس اصلی مجرموں کو بچانا چاہتی ہے حالانکہ اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ قاضی احمد سے اسی شب ربوہ میں ٹیلی فون کال ہوئی تھی جس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں کہ اس افسوسناک واقعہ کے اصل مجرم کون ہیں؟

ایک مرتبہ برطانیہ کے ایک آنجہانی وزیراعظم نے برطانوی پارلیمنٹ میں قرآن پاک ہاتھ میں لے کر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب تک دنیا میں یہ کتاب موجود ہے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے یہ کہہ کر اس نے غصے سے قرآن پاک کو زمین پر پٹخ دیا (العیاذ باللہ)

چنانچہ برصغیر کی سابقہ تاریخ شاہد ہے۔ کہ برطانوی سامراج نے قرآن پاک کو دنیا سے ختم کرنے کے منصوبے بنائے ان میں سے ایک منصوبہ یہ بھی تھا کہ قرآن پاک کے تمام نسخے خرید کر جلا دیئے جائیں یا سمندر میں پھینک دیئے جائیں اس منصوبہ پر عملدرآمد بھی ہوا لیکن علماء حق کی مجاہدانہ کوششوں سے برطانوی سامراج اپنے منصوبے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

یہ ٹھیک ہے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ **انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون** کے مطابق اس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور اس کی حفاظت و اشاعت کے لئے کچھ بھی نہ کریں۔ اسلام کے تمام دشمن اس کو مٹانے کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ آپ اسی شمارے میں ایک رپورٹ پڑھیں گے کہ ہندوستان میں ایک مطباعتی ادارہ قرآن پاک کی پارہ سورتوں اور قرآنی وظائف میں ہندی وغیرہ کے الفاظ شامل کر کے شائع کر رہا ہے۔ وہاں کے علمائے حق نے اس کا بروقت نوٹس لیا اور مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ اس ادارے کی مطبوعات کا بائیکاٹ کریں۔ اگر آج اس کا نوٹس نہ لیا جاتا تو مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کے لیے یہ تمیز کرنا مشکل ہو جاتا کہ اصل کیا ہے اور غلط کیا ہے؟

قادیانی جماعت کو جب سے پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور جب سے ان کا پیشوا بھاگ کر اپنے سرپرست و مربی برطانیہ کی گود میں جا بیٹھا ہے اس وقت سے ان کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور زیر زمین سرگرمیوں میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اپنے آقاؤں کی طرف سے نئی لائن مل گئی ہے۔ اور وہ اسی لائن پر کام کر رہے ہیں۔ روہڑی اور قاضی احمد میں قرآن پاک جلانے اور مسجد کا تقدس پامال کرنے کے جو واقعات رونما ہوئے وہ اسی لائن اور منصوبے کے تحت کئے گئے ہیں۔

آج سے چند سال پہلے بھی متعدد مقامات پر اس قسم کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اب دوبارہ پھر شروع کر دیئے گئے ہیں۔ سندھ کے علماء ان واقعات کے بارے میں اسی خیال کا اظہار کر رہے ہیں کہ یہ قادیانیوں کی سازش ہے۔ جب کہ قاضی احمد سے اسی رات کو ربوہ ٹیلی فون پر رابطہ قائم کرنا بھی اس شبہ کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ سب کچھ ربوہ کے اشارے پر ہو رہا ہے۔

کہے کہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ قادیانیت ایک پرامن تعلیم ہے اور وہ بڑے ملنسار اور با اخلاق لوگ ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، اپنی بغلوں میں قرآن شریف بھی لئے پھرتے ہیں۔ انہیں اس قسم کی حرکت و شرارت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ نیز وہ اقلیت ہیں۔ اور مسلمان اکثریت میں ہیں۔ اکثریت کے مقابلے میں ان کی کیا حیثیت ہے کیا انہوں نے اس ملک میں نہیں رہنا؟

اس قسم کی گفتگو خود قادیانی بھی کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ اور وہ سیاسی رہنما بھی کرتے ہیں۔ جن کی مغربی سامراج یا روس کے ساتھ لائن ملی ہوئی ہے۔ ان کے نزدیک قرآن و سنت، مذہب اسلام اور خود امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ انہیں ایسا گروہ چاہیئے جو ان کے سیاسی مقاصد کو پورا کر سکے، ان کے اجتماعات کی رونق کو بڑھا سکے اور ملک کے اتحاد و یکجہتی میں دراڑیں پیدا کر سکے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے گروہوں میں قادیانی ٹولہ سر فہرست ہے۔

قادیانیوں کے جو عقائد ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں جو ہم ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے ذریعے خود قادیانیوں کی کتابوں سے پیش کرتے رہتے ہیں جس گروہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک امت محمدیہ کے عقیدہ کے خلاف من گھڑت عقیدے ایجاد کئے ہوں۔ جس نے مرزا قادیانی جیسے ملعون و کذاب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مسند پر بٹھا دیا ہو۔ جو گروہ اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف لفظی و معنوی کا مرتکب ہو۔ اسلام دشمنی اور مسلم دشمنی جس کی گھٹی میں پڑی ہو۔ اسرائیل اور مغربی استعمار کی ایجنٹی اور جاسوسی کرنا جس کے فرائض میں شامل ہو اس گروہ سے کوئی یہ توقع کیسے رکھ سکتا ہے کہ وہ قرآن پاک کا ادب کرے گا جب ان کے دلوں میں صاحب قرآن کے خلاف ہی بغض اور کینہ بھرا ہوا ہے تو ان سے یہ توقع ہرگز نہیں کی جا سکتی کہ وہ قرآن پاک کا احترام بھی کریں گے۔ اس لئے ہم ان کے مرتدانہ عقائد اور خطرناک قسم کے سیاسی عزائم کی روشنی میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اندرون ملک خصوصاً سندھ میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور مسجد کے تقدس کی پامالی کے جو واقعات پہلے رونما ہوئے اور اب رونما ہو رہے ہیں۔ اس میں اسی گروہ کی سازشیں کار فرما ہیں۔

مصر کے سابق مرحوم صدر السید جمال عبد الناصر مرحوم کا یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ "اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں باہمدگر برسر پیکار ہوں تو سمجھ لیجئے کہ اس چپقلش میں بھی سیاست افرنگ کی کارفرمائیاں ہوں گی"

یہ بات انہوں نے سچ فرمائی۔ فرنگی سامراج نے پوری دنیا میں اپنے ایجنٹوں اور جاسوسوں کا ایک جال بچھا دیا ہے۔ خاص طور مسلم ممالک اس کا اولین نشانہ ہے وہ نہیں چاہتے کہ کسی مسلمان ملک کو استحکام ہو۔ اور وہ ترقی کی منازل طے کرے اس لئے ہمارے وطن پاکستان میں وہ گروہ اور جماعتیں جو فرنگی سامراج کی آلہ کار ہیں ایسے واقعات کی ذمہ داری ان پر بھی عائد ہوتی ہے جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے تو ان کا گرو گھنٹال مرزا قادیانی خود یہ لکھ چکا ہے کہ میں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہوں اور اس کا بیٹا مرزا محمود یہ الہامی پیش گوئی کر چکا ہے کہ اول تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن گیا تو دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے گا اس لئے قادیانی وطن عزیز کے اتحاد، سالمیت، اتحاد و یکجہتی کو نقصان پہنچانے کے لئے دل آزار اشتعال انگیز اور گھناؤنی حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔

ہمیں افسوس موجودہ حکومت اور اس کی انتظامیہ پر ہے کہ وہ اسلام اسلام کی رٹ لگا رہی ہے مگر اسلام نافذ کرنا تو کجا، دستور حیات، قرآن پاک اور آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت بھی نہ کر سکی۔ قادیانی پورے ملک میں کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کر رہے ہیں اپنے رسائل و جرائد میں قرآن و حدیث کی من مانی تفسیر و تشریح کر رہے ہیں۔ مگر بار بار توجہ دلانے کے باوجود حکومت اور اس کی انتظامیہ قادیانیوں کا کوئی نوٹس نہیں لیتی اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ قرآن پاک بھی جلایا جانے لگا ہے (العیاذ باللہ)

اگر یہی صورت حال رہی تو خطرہ ہے کہ قادیانی کھلم کھلا ایسی حرکتیں شروع کر دیں گے۔ اور پھر جو حالات ہوں گے اس کی ذمہ داری حکومت اور اس کی انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے تاکہ وہ کھوٹے اور کھرے سچے اور جھوٹے میں تمیز کر سکیں۔ (آمین)

پورے ملک میں حفاظت کلمہ طیبہ کی تحریک جاری ہے

قادیانی کلمہ طیبہ کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ قادیانی زندیقوں کو اسلامی لیبل استعمال نہ کرنے دیجئے۔ اور اپنے کلمہ طیبہ کی حفاظت کیجئے۔ اور قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے دینی غیرت کا ثبوت دیجئے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۔ (سورۃ بقرۃ رکوع ۲۴)

ترجمہ: تم لوگ اللہ کے راستہ میں خرچ کیا کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اس آیت شریفہ میں اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرنے کو اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت اور تباہی میں ڈالنا قرار دیا ہے۔ جیسا کہ پہلے مفصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کیا جا چکا ہے کون شخص ہے جو اپنی تباہی اور بربادی چاہتا ہو مگر کتنے آدمی ہیں جو یہ معلوم ہو جانے کے باوجود کہ یہ تباہی اور بربادی کا ذریعہ ہے، اس سے بچتے ہیں اور مال کو جوڑ جوڑ کر نہیں رکھتے اس کے سوا کیا ہے کہ غفلت کا پردہ ہم لوگوں کے دلوں پر چھایا ہوا ہے اور اپنے ہاتھوں ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے جا رہے ہیں۔

(ترجمہ) شیطان تم کو محتاجی (اور فقر) سے ڈراتا ہے اور تم کو بری بات (بخل) کا مشورہ دیتا ہے اور اللہ تم سے (خرچ کرنے پر اپنی طرف سے) گناہ معاف کر دینے کا اور زیادہ دینے کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والے ہیں (وہ سب کچھ دے سکتے ہیں) خوب جاننے والے ہیں (نیت کے موافق ثمرہ دیتے ہیں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے اندر ایک تو شیطان تصرف کرتا اور ایک فرشتہ تصرف کرتا ہے۔ شیطان کا تصرف تو برائی کے ساتھ ڈراتا ہے (مثلاً صدقہ کرے گا تو فقیر ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ) اور حق بات کا جھٹلانا ہے۔ اور فرشتہ کا تصرف بھلائی کا وعدہ کرتا ہے اور حق بات کی تصدیق کرتا ہے جو اس کو پاوے (یعنی بھلائی کی بات کا خیال دل میں آوے تو اس کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور اس کا شکر ادا کرے، اور جو دوسری بات کو پاوے (یعنی برا خیال دل میں آوے) تو شیطان سے پناہ مانگے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ پڑھی (مشکوٰۃ)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد کی تائید میں یہ آیت شریفہ پڑھی۔ جس میں حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ شیطان فقر کا خوف اور فحش باتوں کی ترغیب دیتا ہے۔ اور یہی حق کا جھٹلانا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت شریفہ میں دو چیزیں ہیں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ہیں، اور دو چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں۔ شیطان فقر کا وعدہ کرتا ہے اور بری بات کا حکم کرتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ مال خرچ نہ کر، احتیاط سے رکھ، تجھے اس کی ضرورت پڑے گی اور اللہ جل شانہٗ ان گناہوں پر مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے، اور رزق میں زیادتی کا وعدہ فرماتا ہے (در منثور)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو آئندہ کے فکر میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ کیا ہوگا۔ بلکہ جب حق تعالیٰ شانہٗ نے رزق کا وعدہ فرما رکھا ہے تو اس پر اعتماد کرنا چاہیے اور یہ سمجھتے رہنا چاہیے کہ آئندہ کی احتیاج کا خوف شیطانی اثر ہے۔ جیسا کہ اس آیت شریفہ میں بتایا گیا وہ آدمی کے دل میں یہ خیال پکا تار رہتا ہے کہ اگر تو مال جمع کر کے نہیں رکھے گا تو جس وقت تو بیمار ہو جائے گا یا کمانے کے قابل نہیں رہے گا یا کوئی وقتی ضرورت پیش آ جائے گی تو اس وقت مشکل میں پھنس جائے گا اور تجھے بڑی ذلت اور تکلیف ہوگی۔ اور ان خیالات کی وجہ سے اس کو اس وقت مشقت اور کوفت اور تکلیف میں پھانس دیتا ہے اور ہمیشہ اسی تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے اور پھر اس کا مذاق اڑاتا ہے کہ یہ احمق آئندہ کی موہوم تکلیف کے ڈر سے اس وقت کی یقینی تکلیف میں پھنس رہا ہے (احیاء) کہ جمع کی فکر میں ہر وقت پریشان رہتا ہے۔

ترجمہ:۔ ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں جو ان کو اللہ جل شانہٗ نے محض اپنے فضل سے عطا کی ہے کہ یہ بات (یعنی بخل کرنا) ان کے لیے کچھ اچھی ہوگی (ہرگز نہیں) بلکہ یہ بات ان کے لیے بہت بری ہوگی اس لیے کہ وہ لوگ قیامت کے دن طوق پہنائے جائیں گے اس مال کا جس کے ساتھ بخل کیا تھا۔ (یعنی سانپ بنا کر ان کی گردنوں میں ڈال دیا جائے گا) اور اخیر میں آسمان و زمین (اور جو کچھ ان کے اندر ہے، لوگوں کے مر جانے کے بعد) اللہ ہی کا رہ جائے گا (تم اپنے ارادہ سے اس کو دے دو تو ثواب بھی ہو ورنہ ہے تو اسی کا) اور اللہ جل شانہٗ تمہارے سارے اعمال سے خبردار ہیں۔

(آل عمران۔ ع ۱۸)

بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد وارد ہوا ہے کہ جس شخص کو اللہ جل شانہٗ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو مال قیامت کے دن ایک گنجا سانپ (جس کے زہر کی کثرت اور شدت کی وجہ سے اس کے سر کے بال بھی جاتے رہے ہوں) بنایا جائے گا، جس کے منہ کے نیچے دو نقطے ہوں گے (یہ بھی زہر کی زیادتی کی علامت ہے) اور سانپ اس کے گلے

باقی صہ ۳۰ پر

اللہ کے سپاہی

شیخ الاسلام مفسر قرآن حضرت العلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں امام انقلاب اسیر مالٹا داعی آزادی ہند فخر المحدثین شیخ الہندؒ بقول حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت مولانا محمود الحسن ابن حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے وقت ان کے پاس تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا یا اللہ میں تو چاہتا تھا کہ تیرے راستے میں میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن افسوس کہ مجھے چارپائی پہ موت آ رہی ہے اور پھر حضرت شیخ الہندؒ نے سات دفعہ زبان مبارک سے اللہ اللہ کہا اور اپنی جان کو خالق حقیقی کے سپرد کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب حضرت شیخ الہندؒ کو حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب اور دیگر شاگردانِ رشید نے غسل دیا تو حضرت شیخ الہندؒ کے جسم مبارک پر گوشت نہیں صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کی وفات کے وقت مجاہد فی سبیل اللہ شیخ العرب والعجم شیخ المسلمین شاگرد رشید حضرت شیخ الہند و صاحب اسیر مالٹا مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے تو غاسلین شیخ الہندؒ نے حضرت مدنیؒ سے سوال کیا کہ حضرت شیخ الہند کے جسم پر تو گوشت نہیں تھا یہ کیا وجہ تھی؟ حضرت مدنیؒ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم جب مالٹا میں قیدی تھے تو رات کے وقت سلاخیں تپا کر کے حضرت شیخ الہندؒ کے جسم پر لگاتے اور زبان سے یہ بات کہتے کہ آزادی ہند کی بات چھوڑ دو، ورنہ تم کو اسی طرح جلا کر ختم کر دیا جائے گا، حضرت شیخ الہندؒ انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بات بڑے جوش سے کہتے کہ تم ملازم ہو کر مجھے اتنی سزا دیتے ہو اور میں تو جناب امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی خادم ہوں، جب تک تم ملک کو آزاد نہیں کر دیتے تمہیں آرام سے نہیں رہنے دیں گے، ہم ایسی تکلیفیں برداشت کر سکتے ہیں، مگر ملک اور قوم کو غلام نہیں برداشت کر سکتے ملک چھوڑ دو ہم ایک لمحہ کے لیے انگریزی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتے ہم مسلمان ہیں مسلمان کا یہ قانون نہیں کہ وہ کسی کا غلام رہے۔ جب حضرت مدنیؒ نے یہ بات بیان کی تو تمام حضرات، حضرت شیخ الہندؒ کی دلیری اور جرأت مندی پر دم بخود تھے۔

امام انقلاب مجاہد اسلام، امینِ افکار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ جنھوں نے ساری عمر آزادیٔ وطن کے لیے گزاری، اس کے لیے افغانستان کا دورہ کیا اور سات سال کا عرصہ کابل میں گزارا پھر روس کا دورہ کیا اور سات ماہ وہاں قیام کیا پھر ترکی گئے تاکہ وہاں سے تحریک شاہ ولی اللہ کا از سر نو آغاز کیا جائے وہاں سے حضرت سندھیؒ نے منشورِ آزادیٔ ہند استنبول سے شائع کیا اور خوب وہاں کام کیا حضرت سندھیؒ نے پھر یہ سوچا کر جا کر حجازِ مقدس مکہ مکرمہ سے تحریک کو چلایا جائے پھر وہاں آئے اور برصغیر کے مسلمانوں کے حقوق و دینی مسائل کو تحریروں اور تقریروں کے ذریعے عوام تک پہنچایا، مولانا سندھیؒ نے زندگی بھر شعارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سیاست کاملہ کی تبلیغ کی۔ انہوں نے آزادی کے لیے قید و بند کی سخت تکلیفیں برداشت کیں، جہاں آپ نے ظاہری تبلیغ کی وہاں آپ نے روحانی تجلیوں سے بھی جہان کو منور کیا ایک دفعہ آپ نے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا حق کو قائم کرنے کے لیے جب تک جان اور مال و اولاد سب کو قربان نہ کیا جائے حق پھیلتا ہی نہیں، اس قول پر عمل کرتے ہوئے ساری زندگی امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی نے گزاری

چل دیئے آخر زبانوں پر کہانی چھوڑ کر
عالم باقی کی جانب دارِ فانی چھوڑ کر

مفکر اسلام قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے زندگی کا اکثر حصہ اسلامی اقتدار کے عروج کے لیے خرچ کیا ایک مرتبہ کسی نے کہا کہ حضرت آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ مولانا مفتی محمودؒ نے جلال میں آکر فرمایا کہ میرا یہ اعتقاد ہے جو رات قبر میں آنی ہے باہر نہیں آسکتی اور جو رات باہر آنی ہے وہ قبر میں نہیں آسکتی۔

مجاہد اسلام سرتاج العلماء وکیل صحابہؓ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ جنھوں نے ہر ظالم و جابر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق بات کہی اور منوائی اور ساری عمر اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تو جب مولانا ہزاروی ہسپتال میں داخل ہوئے تو ایک صحافی نے مولانا ہزارویؒ سے سوال کیا مولانا کیا ہوا؟ مولانا نے کہا میں اسلام کا ادنیٰ خادم ہوں اسلام کے لیے مرنا میرے لیے زندگی ہے اور ان لوگوں کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے جنھوں نے ہم تک اسلام پہنچایا یعنی صحابہ کرام۔

حضرت لاہوریؒ کا اخلاص فی الدین

قاری محمد عبداللہ شادن لنڈ

ایک دفعہ حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں ایک آدمی معداں کے کسی قصبہ سے حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ میں نے اپنے قصبہ میں ایک تبلیغی جلسہ کا پروگرام بنایا۔ آپ کی تاریخ لینے آیا ہے جلسہ میں آپ کی تشریف آوری سامعین کے لیے اور ہم سب کے لیے باعث برکت ہوگی۔ حضرتؒ نے شخص مذکورہ کو تاریخ دینے کیلئے تین شرطیں لگائیں۔ فرمایا اگر اے صاحب دعوت آپ کو منظور ہیں تو ٹھیک ورنہ بندہ تاریخ نہیں دیتا۔ صاحب دعوت نے عرض کیا۔ فرمایئے حضرتؒ وہ آپ کی کونسی شرطیں ہیں تاکہ میں ان پر غور کرکے جواب دوں۔ حضرت لاہوریؒ نے فرمایا شرط اوّل یہ ہے جب اسٹیشن پر اتروں تو میرے استقبال کے لیے کوئی آدمی موجود نہ ہو۔ شرط دوم یہ ہے کہ روٹی کا انتظام میں خود اپنا کرکے آؤں گا آپ کے ہاں روٹی نہیں کھاؤں گا۔ شرط سوم یہ ہے جلسہ ختم ہو جانے کے بعد بوقت روانگی کوئی فیس وغیرہ نہیں لوں گا۔ صاحب دعوت نے غور کرکے جواب دیا شرطیں تو سخت ہیں لیکن چونکہ میرے دل میں آپ کی محبت ہے۔ جلسہ میں وعظ بھی آپ کا ضرور کرانا ہے لہٰذا منظور کرتا ہوں۔ حضرت نے تاریخ دے دی۔ تاریخ اور وقت مقررہ پر حضرتؒ جلسہ پر روانہ ہوئے اسٹیشن پر اترے۔ کوئی آدمی استقبال کیلئے موجود نہ تھا۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ صاحب دعوت نے پہلی شرط قبول کر لی۔ پھر حضرت جلسہ گاہ پہنچے۔ وعظ فرمایا بوقت روٹی صاحب دعوت نے نہیں بلایا حضرتؒ نے اپنے ساتھ پہنچے رکھے ہوئے تھے ان پر گزارہ کیا۔ وعظ ختم کرنے کے بعد واپس روانگی ہوئی گاڑی کی انتظار میں حضرتؒ پلیٹ فارم پر تشریف فرما تھے ایک ناواقف آدمی زیارت کے لیے حاضر ہوا اور دس روپے ہدیہ پیش خدمت کئے۔ حضرتؒ نے فرمایا آپ کہاں سے آئے ہیں جلسہ میں تھے؟ اپنے شک کو دُور کرنے کے لیے کہ شاید یہ آدمی صاحب دعوت کا رشتہ دار نہ ہو۔ جو خدمت فیس کی شکل میں دے رہا ہے۔ وہ شخص عرض کرتا ہے کہ حضرتؒ میں امرتسر سے آیا ہوں میں جلسہ میں نہیں تھا۔ حضرت نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا۔ کہ دین کا کام بندہ نے اخلاص سے کیا اللہ نے غیب سے ناواقف آدمی کے ذریعے مدد فرما دی یہ ہے ان حضرات اللہ والوں کا اخلاص فی الدین اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عموماً اور علماء کو خصوصاً اخلاص فی الدین نصیب فرمائے۔ یہی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نوادرات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

از: حفیظ رضا پسروری

مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری ؒ نے شاہ جیؒ سے متعلق کیا خوبصورت بات کہی کہ "وہ ایک ایسی شخصیت تھے کہ بلاشبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ قرن اول میں ہوتے تو عشرہ مبشرہ میں ہوتے" آغا صاحب ؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے شاہ جیؒ کو ہر لحاظ سے ایک سچا اور کھرا انسان پایا وہ اس عہد میں قدرت کا عطیہ تھے۔" وہ دو گروہوں کے دشمن تھے۔ ایک انگریزی حکومت اور اس کے خوشہ چین دوسرے مرزائی نبوت اور اس کے اعضا جوارح شاہ جیؒ کو قدرت نے اظہار و بیان کا جو ملکہ عطا فرمایا تھا۔ وہ اس عہد میں کسی دوسرے کے حصے میں نہ آسکا۔ ان کی زندگی، ان کی تبلیغ، ان کی سیاست، ان کا رہن سہن صرف اور صرف قرآن و حدیث کے تابع تھا۔ وہ کسی مسئلہ کو قرآن و حدیث کے بغیر نہ سوچتے تھے۔ شاہ جیؒ صرف ایک بے مثل خطیب نہ تھے۔ ان کو قدرت نے بصیرت و راہنمائی کے اعلیٰ اوصاف بھی عطا کر رکھے تھے یہ اُن کے اخلاص فکر کا ہی نتیجہ تھے کہ انگریزی دور سے لے کر اب تک وہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک ایسی بیدار جماعت تیار کر گئے جو سارے عالم انسانیت میں عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کا ایمان پرور دفاع کر رہی ہے۔ شاہ جیؒ کی بے مثال خطابت، اظہار و بیان کے تمام پہلو لئے ہوتی تھی۔ مذہب و سیاست، سیرت رسول اللہ علیہ وسلم، عظمت صحابہ رضؓ، تحفظ عقیدۂ ختم نبوت، دفاع ملک و ملت، شعر و ادب، ظرافت طبع اور حاضر جوابی کے بیانات و کمالات کی اُن پر انتہا تھی۔ جس قدر ان کی شخصیت خوبصورت تھی اسی طرح ان کی سیرت کا ہر پہلو بھی خوبصورت تھا۔ موجودہ دور کے بہت سے نوجوان اکثر میرے پاس شاہ جیؒ کی باتیں سننے آتے ہیں اور حسرت قلبی کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اس عظیم رہنما کو دیکھ اور نہ سُن سکے۔ شاہ جیؒ کی تقاریر سے چند اقتباسات "نوادرات امیر شریعتؒ" کے سلسلہ میں تبرکاً حاضر ہیں۔

تعلیم

فرمایا، اچھی تعلیم تو ہر مذہب میں مل جاتی ہے۔ اصل مسئلہ اس تعلیم کی اساس اور تربیت پر انسانوں کے معاشرہ کا ہے۔ اسلام نے اونچ نیچ ختم کی غریبوں کو سرداری بخشی، جابر اور ظالم خداؤں سے نجات دلائی۔ ایک خدا

کا بندہ بنایا اور خدا بھی اُن دیکھا کہ ہماری آنکھیں اس خدا کو دیکھ نہیں سکتیں ۔ نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ ساری خدائی میں اسلام پھیلنے لگا ۔ یہ گڈریوں کی جہانبانی کا اعجاز تھا۔ کہ نصف کائنات مسلمانوں کے زیر نگیں ہو گئی ، لیکن اب مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ سیاسی مسلمان ہو گئے ہیں ، خود علما کو اپنے فرائض و مناصب کا احساس نہ رہا ۔ غیروں کو مسلمان بناتے بناتے مسلمانوں کو کافر بنانے کی تحریکیں چلا دی ہیں ۔ ہندوستان میں یہ فصل انگریزوں نے کاشت کی ۔ پہلے لوگ اہل اللہ کی نگاہ سے مسلمان ہوتے تھے ، اب اہل علم کی زبان سے کافر ہو رہے ہیں فرمایا کہ سیاست دانوں نے تبلیغ اسلام کی رفتار روک دی ہے اب کوئی مسلمان نہیں ہو رہا اور جو مسلمان ہوتا ہے وہ سیاسی طور پر یا معاشی ضرورت یا پھر عشق و نفس کی مہربانی سے ۔" (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

عمر بھر

۱۹۵۷ء کی بات ہے کہ عقیدتمندان لاہور نے شاہ جیؒ کو لاہور میں تقریر کی دعوت دی ۔ شاہ جیؒ اس کے لیے تیار نہ تھے ۔ وہ عوام کی مجبوبی بے حسی جو وہ قومی رہنماؤں کے بارے میں روا رکھتی ہے ، سے قدرے ملول تھے ۔ چند دوست انہیں لاہور لانے کے لیے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کا خط لے کر ملتان گئے ۔ خط پڑھا تو فرمایا یہ میرے لیے حکم نامہ ہے ۔ فوراً تیار ہو گئے ۔ لاہور میں حضرت لاہوریؒ کی صدارت میں عظیم الشان جلسہ ہوا ۔ فرمایا :-

" لاہور والو ! مجھے آج تک پتہ نہ چل سکا کہ تم قطب ہو ، ولی ہو یا ابدال ، عمر بھر تمہارے ہاں آتا رہا ہوں ، تمہارے دروازوں پر دستک دیتا رہا ہوں ، مگر جواب نہ آیا ۔ میں لاہور نہ آنا چاہتا تھا اللہ ارادہ تھا کہ اب یہاں خطاب نہیں کروں گا ۔ مگر حضرت لاہوریؒ کے حکم پر چلا آیا ، میری عمر بڑی بدبختی ہے کہ تمہیں قرآن سناتے سناتے میری داڑھی کے تمام بال سفید ہو گئے مگر افسوس ! کہ ابھی تک تمہارے دلوں کی سیاہی نہیں دھل سکی میرے اعضاء نے مجھ سے بغاوت کر دی ہے ۔ ہمت نہیں کہ آپ سے خطاب کروں ساری عمر کی پونجی وہ نوجوان ہیں جو مجھے گھر سے اُٹھا کر یہاں لے آئے ۔ حقیقتاً یہاں سزا کے طور پر کھڑا ہوں ان نوجوانوں نے مجھے سزا دی ہے ۔ اور میں نے وہ سزا قبول کر لی ہے ۔"

شاہ جیؒ نے جس محبت بھرے انداز میں یہ گلہ کر رہے تھے اس نے مجمع میں عقیدتمندانِ بخاریؒ کو رُلا کر رکھ دیا ۔ اور وہ سب اپنے آنسو پونچھ رہے تھے اور کئی بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے ۔ (ح ر)

قرآن

" عمر بھر قرآن سناتا رہا ہوں ، میں نے جس محاذ پر کام کیا قرآن ساتھ رکھا اور کبھی افتراق بین المسلمین کے لئے استعمال نہیں کیا ۔ اس سے انسانوں کو رُلایا نہیں ملایا ہے ۔ اگر دنیا سے قرطاس و قلم ختم ہو جائیں تو بھی کتاب جوں کی توں رہے گی یہ سینوں کی کتاب ہے دنیا میں کسی کتاب کی اشاعت اتنی نہیں ہوتی جتنے قرآن مجید کے حافظ ہوتے ہیں اور اب بھی ہیں ۔"

فکر و نظر

مجھے فکر و نظر کے لیے کسی کتاب کی ضرورت نہیں ، میں قرآن پڑھتا ہوں اور قرن اول میں گھومتا ہوں جس کتاب سے انسان میں فقر استغنا اور جذبہ غیرت پیدا ہو وہ سب سے بڑی کتاب ہے اور قرآن کے سوا کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں ہے ۔

صحابہ کرام رضہ

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین رسالت مآب کی دعوت پر قائم شدہ معاشرے کے ابتدائی فرد تھے انہیں دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تیار کیا تھا بلکہ ان کی تربیت میں نگہ رسولؐ شامل تھی ۔ جو لوگ ان مقدس ہستیوں پر اعتراض کرتے ہیں وہ رسالت مآب کی ہیئتِ احکم پر طعن کرتے ہیں ۔ کہ اللہ کا آخری پیغمبرؐ اپنے رفقا کو بنانے اور پہنچانے سے قاصر رہا ۔ اس طرح وہ لوگ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت پر بالارادہ حملہ آور ہوتے ہیں اگر رسالت مآبؐ اپنے رفقا کے دل میں قرآن نہ اتار سکے تو پھر کون رہ جاتا ہے ۔ جس کے متعلق یہ کہنا ممکن ہے کہ اس کی بدولت فلاں عہد کے انسانوں نے اپنے تئیں اسلام کے سپرد کیا تھی ۔ خبردار ! صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق سوائے عزت و احترام اور عظمت کے سوا کوئی کلمہ نہ کہنا ورنہ نہ تم رہو گے نہ تمہارا ایمان ! ۔ !

انبیاءؑ

فرمایا " انبیاءؑ نہ آتے تو کائنات ایک ایسی کتاب ہوتی جس کے ابتدائی اور آخری صفحات کھو گئے ہوں یہ چیز انبیاءؑ ہی کی معرفت بنی نوع انسان کو ملی ہے کہ انسان اور اس کے رب کے مابین کیا رشتہ ہے ۔"

کانوں میں گونجتے ہیں بخاریؒ کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسولؐ میں
(ظفر علی خانؒ)

قرآن حکیم میں دہلی کے غیر مسلم پبلشر کیجانب سے شرمناک تحریف کی سازش

قرآن حکیم میں تحریف کی سازش سے بے نقاب

کتب خانہ اشاعت الاسلام رجسٹرڈ کا غیر مسلم پبلشر قانون کے شکنجے میں " کے جلی عنوان سے دہلی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار " اخبار نو " نے ۶-۱۲ مارچ کو شمارہ میں یہ خبر شائع کرتے ہوئے تحریف شدہ الدعا الکبیر کے نمونے شائع کئے ہیں جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے عربی رسم الخط میں اشلوک تحریر کر دیئے گئے ہیں تاکہ مسلمان گمراہ ہوں۔

کتب خانہ اشاعت الاسلام کا پبلشرز غیر مسلم ہے اس کے مالکان سنت سنگھ ہیں فتح سنگھ ہے ان کے دو لڑکے ششی سپدیو اور رمیش سپدیو ہیں اور قرآن کریم و دیگر اسلامی و دینی کتابوں کو عرب ممالک و افریقہ ایکسپورٹ کرتے ہیں اول الذکر لڑکا ششی سپدیو عربی بھی بولتا ہے اس ادارے کے شائع کردہ قرآن مجید اور دینی کتابوں پر متعدد بار قانونی گرفت کی جا چکی ہے اور یہ اسرائیل کی طرح ہر بار ایک نئی تحریف کے ساتھ سامنے آتا ہے اسرائیل اپنی محرف مطبوعات اور چالوں کے ذریعے محرف شدہ قرآن اسلامی ممالک میں پھیلانے میں لگا ہوا ہے ۔ اخبار اس ادارے کے متعلق تفصیلات بتاتے ہوئے لکھتا ہے۔

کتب خانہ اشاعت اسلام رجسٹرڈ چوڑی والان دہلی نمبر۶ اسلامی نام کا یہ ادارہ قرآن شریف، سپارے و دیگر مذہبی کتابوں کا کاروبار کرتا ہے اس کے طبع شدہ قرآن شریف، سپارے و دیگر مذہبی کتب ہیں غیر ممالک میں بھی ایکسپورٹ کی جاتی ہیں اس کے مالک سنت سنگھ فتح سنگھ اینڈ سنز ہیں

اس کتب خانے چند سال قبل حضرت آدمؑ و حضرت حواؑ کی حضرت اسماعیلؑ و حضرت جبرائیلؑ کی تصاویر شائع کی تھیں اور باہر بھیجی تھیں جس پر مسلمانوں نے احتجاج کیا تھا اور اس کتب خانہ کے مالک نے مفسر قرآن حضرت یوسف دہلوی سے تحریری طور معافی مانگی تھی اور اُن کی مداخلت سے ہی یہ معاملہ رفع دفعہ ہوا تھا یہ معافی نامہ آج بھی موجود ہے

اسی طرح ایک مرتبہ اس ادارے نے حضور کی تصویر چھاپ کر قرآن شریف میں لگا کر افریقہ کے ممالک میں بھیجا تھا۔ جہاں اس پر گرفت کی گئی تھی اور قرآن کے سارے نسخے واپس بھیج دیئے گئے تھے

اسی طرح ایک مرتبہ اسی ادارے کے تحت چھپنے والے قرآن کے فرموں کی تھیلیاں پکڑی گئیں تھیں۔ جس پر انہیں معافی مانگنی پڑی تھی ابھی حال ہی میں اس ادارے سے مجموعہ وظائف مترجم پنج سورہ (کی طرز پر سولہ سورہ مترجم مع مکمل اوراد جنت الی بہشت کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جو قرآن مجید کی آیات و کلمات پر مشتمل بتائی جاتی ہے۔ اس میں پہلی دعا "الدعا الکبیر" کے نام سے ہے اس دعا میں ابتدائی چند کلمات کے علاوہ باقی تمام الفاظ اور کلمات قرآنی آیات اور عربی زبان نہیں بلکہ کسی اور زبان غالباً سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ جو کسی اشلوک، یا ہندو مذہب کی کسی کتاب "وید"، وغیرہ سے لئے گئے ہیں۔ سنسکرت کے ان الفاظ میں ہندوؤں کے مقدس الفاظ "آدم نونگھ برہمن وغیرہ صاف سمجھ آتے ہیں۔ لیکن دوسرے تمام الفاظ بھی عربی ہیں اور غالب سنسکرت کے اشلوکوں سے لئے گئے ہیں۔ ان کا رسم الخط چونکہ عربی ہے اس لئے بھولے بھالے اور کم پڑھے لکھے مسلمان آسانی کیساتھ

تاریخ اسلام سے ایک ورق

تحریر: مولوی عبدالقدوس

اندلس میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک حکومت کی۔ اس کے حکمران عبدالرحمٰن الداخل، ہشام، الحکم، عبدالرحمٰن الاوسط، عبدالرحمٰن الناصر، الحکم دوم اور ہشام دوم فہم و فراست، تدبر، جرأت، دلیری اور انتظامی صلاحیتوں سے متصف تھے۔ ان کے ادوار میں اندلس نے حیرت انگیز ترقی کی اور ان کی ہیبت سے ایک عالم لرزتا تھا۔ لیکن جب آخری دور کے حکمرانوں نے عدل کرنا چھوڑ دیا، ظلم اور تعدی کو روزمرہ کا معمول بنا لیا تو قدرت کی لاٹھی حرکت میں آگئی۔ ان کے جاہ و جلال کا آفتاب گہنا گیا اور بالآخر ان کی عظمت و حشمت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخ کے قبرستانوں میں دفن ہو گئی۔ اندلس کے مسلمانوں کا عروج و زوال قوموں کے لئے سبق آموز بھی ہے اور عبرت آمیز بھی۔

متعصب عیسائیوں کے اس ملک میں خلافت کا آغاز عبدالرحمٰن الداخل سے ہوا تھا۔ الداخل کے گیارہ بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام سعید الخیر تھا۔ یہ اندلسی حکمرانوں کے ابتدائی ایام کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سعید الخیر نے اپنی ایک قیمتی جائداد کا مقدمہ اندلس کے قاضی محمد ابن بشیر کی عدالت میں دائر کیا۔ اس وقت اندلس کا حکمران عبدالرحمٰن کا پوتا الحکم تھا۔ سعید الخیر نے مقدمے کی پیروی کے لئے ایک مختار خاص مقرر کیا اور اسے تاکید کی کہ ہر صورت میں جو دستاویز پیش کی اس پر خلیفہ الحکم اور ایک دوسرے شخص کے بطور گواہ دستخط موجود تھے۔ مدعا علیہ کے وکیل نے اس دستاویز سے متعلق یہ اعتراض کیا کہ جب تک اس پر کئے ہوئے دستخطوں کی تصدیق نہ ہو یہ دستاویز جعلی اور غیر قانونی تصور کی جائے۔ اس پر فاضل عدالت نے سعید الخیر کے مختار خاص کو حکم دیا کہ وہ گواہوں کو عدالت میں پیش کرے۔ قاضی کے حکم کی تعمیل میں پیشی پر ایک گواہ کو پیش کیا گیا جس نے اپنے دستخطوں کی تصدیق کی اور شہادت سعید الخیر کے حق میں دی۔ قاضی نے شہادت قلم بند کر لی، اور حکم دیا کہ اگلی پیشی پر دوسرا گواہ (خلیفہ وقت) پیش ہو۔

سعید الخیر قاضی کا حکم سن کر آتش ناک ہو گیا اور غصے سے دھکتا بھڑکتا بھتیجے (الحکم) کے پاس پہنچا اور شکوہ کیا کہ تمہارا ایک ادنیٰ ماتحت تمہارے دستخط پہچاننے اور قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ سلطان معظم کو میری عدالت میں بلاؤ اور ایک عام آدمی کی طرح مدعا علیہ کے پہلو میں کھڑا ہو کر اپنے دستخطوں کی تصدیق کرے اور اصالتاً اس دستاویز سے متعلق شہادت پیش کرے۔ خلیفہ الحکم نے ٹھنڈے دل سے یہ ساری داستان سنی، آہستہ آہستہ اپنے چچا کے غصے کو ٹھنڈا کیا اور ساتھ ہی دو قانونی مشیروں کو طلب کیا۔ مشیروں کے مشورہ سے ایک اور دستاویز تیار ہوئی جس پر خلیفہ نے اپنی مہر ثبت کر دی، اس میں پہلی تحریک کی توثیق کی اور دستخطوں کی بھی تصدیق کی۔ دستاویز مرتب ہونے کے بعد خلیفہ نے دونوں مشیروں سے کہا کہ یہ سربمہر دستاویز میری جانب سے قاضی کی عدالت میں پیش کریں اور میری طرف سے حاضری کی معذرت کریں کیونکہ فرانسیسیوں کی شورش دبانے کے لئے مجھے جلد ایک لشکر کی قیادت کرنی ہے اور معلوم نہیں کہ اس مہم میں کتنا وقت صرف ہو۔

چنانچہ الحکم کی ہدایت کے مطابق مقررہ تاریخ پر دونوں فقیہہ قاضی کی عدالت میں حاضر ہوئے اور مختوم لفافہ عدالت میں پیش کیا۔ قاضی نے فقیہوں کے بیان لکھ لئے اور بند لفافہ بغیر کھولے مثل کے ہمراہ شامل کر دیا۔ سماعت کے روز سعید الخیر کا مختار خاص (وکیل) ایک دفعہ پھر پیش ہوا اور اپنے دلائل دیئے۔ قاضی نے مہر لگا کر لفافہ کھولا، تحریر پڑھی اور سعید الخیر سے یوں مخاطب ہوا۔ شاہی گھرانے کے فرد! میں اس تحریر کو کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتا تصدیق کرنے والے گواہ کو بنفس نفیس میرے سامنے حاضر ہو کر تصدیق کرنی چاہیئے کیونکہ جب تک ایک گواہ اصالتاً حاضر نہیں ہوتا حقیقت کا انکشاف مشکل بن جاتا ہے جب تک گواہ پر عدالت اور فریق ثانی کی طرف سے جرح نہ ہو حق چھپا رہتا ہے۔ اگر میں سلطان کی شہادت اس کی غیر حاضری میں قبول کر لوں تو یہ سراسر فریق مخالف سے ناانصافی ہو گی کیونکہ وہ اپنے حق جرح سے محروم ہو گا اور قیامت کے دن اس کا ہاتھ میرے گریبان میں ہو گا، اس لئے میں امیر کی یہ شہادت رد کرتا ہوں اور فیصلے کا اعلان اس وقت نہیں ہو گا جب تک کہ سلطان محاذ سورش سے واپس آکر خود گواہی نہ دے۔ فیصلہ سن کر سعید الخیر کی آتش غضب مزید بھڑک اٹھی۔ اور وہ ہانپتا کانپتا اپنے بھتیجے کے محل میں پہنچا اور چلایا کہ بیٹا! تم نے اپنی خاندانی وجاہت اور وقار کو خاک میں ملا دیا ہے عبدالرحمٰن الداخل اور ہشام کی عظمت اور دبدبہ کو بٹہ لگا دیا ہے۔ لوگ اب ہم پر انگلیاں اٹھائیں گے اور تاج و تخت کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی، کجا یہ شکوہ خلیفہ اندلس اور کجا اس کا مقرر کردہ ایک ادنیٰ قاضی!

بھتیجے اگر قاضی کو فوراً سزا نہ دی گئی تو ہم سارے ملک میں رسوا ہوں گے اور کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔

بھرے ہوئے غضب ناک چچا کا واویلا کھا کر الحکم

کچھ دیر خاموش رہا اور پھر چچا سے یوں مخاطب ہوا: ”عم محترم! میں تخت چھوڑنا منظور کروں گا لیکن ایک فرض شناس اور عادل قاضی کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے راستے میں ہرگز حائل ہونا پسند نہیں کروں گا۔ چچا کیا سورۂ بقرہ کی وہ آیت مبارکہ آپ بھول گئے جس میں رب ذوالجلال نے فرمایا ہے: ”اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے“ اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد تمہیں یاد نہیں کہ قیامت کے روز جب کوئی اور سایہ نہیں ہوگا خالق کائنات ایک عادل حکمران کو عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ پیارے چچا! میں کسی طرح بھی عدالت کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ منصب سے قاضی کو معزول کرکے میں قہر خداوندی کو دعوت نہیں دوں گا۔ شورش کا قلع قمع کرنے کے بعد جب واپس لوٹوں گا تو قاضی کی عدالت میں پیش ہو کر سچائی کا اظہار کروں گا اگرچہ یہ آپ کے لئے نقصان دہ ثابت کیوں نہ ہو۔ شفیق چچا! جس ملک میں انصاف منہ چھپا لیتا ہے، اور فیصلوں پر طاقت حکومت، قرابت یا دولت اثر انداز ہونے لگتی ہے وہ ملک بہت جلد قدرت کے قانون استبدال کی بھٹی میں جل کر خاکستر بن جاتا ہے اور آنے والی نسلوں کے لئے عبرت ادبار اور انتباہ کی داستانیں چھوڑ جاتا ہے۔“

اللہ اللہ! کس قدر سعید وہ دور تھا جب عدل گستری جرأت مندی، حق گوئی اور بے باکی کرسی عدالت پر ہر بیٹھنے والے کیلئے امتیازی نشان سمجھے جاتے تھے۔ کتنا پاکیزہ تھا وہ زمانہ جب حکمران پاک طینت، پاک دل اور پاک باز ہوتے تھے اور قاضی کے قلم کی عصمت اور اس کے ضمیر و زبان کی آزادی کا تحفظ اپنا فرض سمجھتے تھے اور

باقی ص ۳۰ پر

میں نے اسلام کیوں قبول کیا

”ہمارا ملک ہندوستان ایک سیکولر اور جمہوری ملک ہے۔ اور یہاں شہریوں کو آئین کے مطابق بنیادی حقوق حاصل ہیں اور چند حقوق میں کسی بھی وقت، کسی بھی مذہب کو قبول کر لینے کا حق بھی شامل ہے۔ اس لئے میں نے آئین اور اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس پر کچھ فرقہ پرست عناصر، ہندوؤں اور مسلمانوں میں کشیدگی پھیلا رہے ہیں۔

میں اسلام کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ چکا ہوں۔ اور میں نے زندگی کا صحیح راستہ پا لیا ہے۔ اگر وقت آیا تو میں اس کے لئے (اسلام کے لئے) اپنی جان تک قربان کر دوں گا۔ میرے رشتہ داروں نے (جن کا تعلق فرقہ پرست تنظیم آر۔ ایس۔ ایس سے ہے۔) مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔“

یہ احساسات و الفاظ گنج ڈنڈوارہ کے ایک نومسلم نوجوان محمد اسلام (ہیندر پال ورما۔ سابقہ نام) کے ہیں انہوں نے حال ہی میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ محمد اسلام ایک پڑھے لکھے منیم ہیں اور وہ ایک مسلم آڑھت پر دس سال سے کام کر رہے ہیں۔

محمد اسلام نے اسلامی انجینئرپریس کو بتایا کہ مجھے دو سال قبل میرے ایک دوست عبدالحسن نے اسلام کے بارے میں بتایا تھا۔ اور مجھے اسلام میں بہت ساری خوبیاں دیکھنے کو ملیں۔ میں نے جولائی ۱۹۸۵ء میں ہی مذہب اسلام قبول کر لیا تھا۔ میں اپنے گھر پر چھپ کر نماز بھی پڑھنے لگا تھا۔ میں نے اپنے کمرے سے ساری مورتیاں گیتا و رامائن وغیرہ کو نکال کر اس کی جگہ قرآن شریف رکھ دیا تھا۔ اس پر گھر کے لوگوں نے اعتراض کیا اور مجھے پاگل بتایا۔ انہوں نے قرآن شریف کی بےحرمتی کی۔ میں نے کہا کہ اگر قرآن شریف کی بےحرمتی کی گئی تو میں اپنی جان دے دوں گا۔ ان مورتیوں میں کیا رکھا ہے۔ یہ تو ایک آرٹ ہے۔ اس کے برعکس قرآن شریف میں وہ طاقت ہے جسے آپ لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔ یہ ایشور کی کتاب ہے اسے ایشور (اللہ) نے خود اپنے ....“ اس سے قبل کہ میں اپنی بات پوری کرتا۔ میری والدہ کا ایک زوردار تھپڑ میرے گال پر پڑا۔

”یہ کیا پاگل پن ہے۔؟“ بڑے بھائی نے غراتے ہوئے کہا۔ ”مورکھ! مسلوں کیسا تو پڑ گیا ہے۔ اگر آئندہ میں نے تجھے مسلوں کے ساتھ دیکھا تو تیری خیر نہیں۔ اور تجھے تیری جائیداد سے بے دخل کر دوں گا۔“

نومسلم محمد اسلام نے اپنی جائیداد اور سماج کی فکر نہیں کی۔ اور گھر چھوڑ دیا۔ ۲۱ر مارچ ۱۹۸۷ء کو محمد اسلام نے کھلے عام اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ فرقہ پرستوں کا یہ سننا تھا کہ ان کی جانب سے جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں آنے لگیں۔ فرقہ پرست اس معاملے کی آڑ لے کر گنج ڈنڈوارہ اور اس کے گرد و نواح میں ہندوؤں کو بھڑکانے لگے۔ اور فساد کے لئے ساری تیاریاں کر لیں حالات کے پیش نظر انجمن تعمیر ملت کے جنرل سیکرٹری محمد علی جان صاحب، امن کمیٹی کے ظہور حسین صاحب اور بابری مسجد ایکشن کمیٹی کے سرگرم رکن عشرت علی انصاری نے اس وقت حکام بالا سے مل کر انہیں اس خطرناک سازش سے مطلع کیا۔ اور سختی سے سخت قدم اٹھانے کے لئے کہا پولیس نے بھی اس معاملہ میں غیر جانبداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس سازش پر قابو پا لیا۔ محمد اسلام صاحب تبلیغی جماعت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ زندگی بھر اسلام کی تبلیغ کریں اور خود کو اسلام کے لئے وقف کر دیں۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

وکالت کا نکاح

ط۔م راس تنورہ

س: میں بسلسلہ روزگار سعودیہ میں مقیم تھا۔ میں نے اپنے لیے ایک لڑکی کا انتخاب کرکے اپنی والدہ اور والد کو بتلا دیا کہ اس لڑکی کا مجھ سے عقد کرادیا جائے۔ لڑکی جو کہ اب میری بیوی ہے کا عقد ہمارے محلے کے امام مسجد نے پہلے علاقے کی یونین کونسل کے نکاح خواں کی موجودگی میں لڑکی کی رضامندی حاصل کی میری طرف سے میرے والد صاحب نے میرے عقد میں لڑکی کو قبول کیا جس کی میں رضامندی پہلے ہی دے چکا تھا۔ نکاح ہوا اور دو سال بعد رخصتی ہوگئی اب وہ لڑکی اور میں بیوی خاوند کی حیثیت سے رہ رہے ہیں۔ ہمارے بچے بھی ہیں۔ کیا مندرجہ بالا صورت میں ہمارا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج: وکالت کے ساتھ بھی نکاح ہوجاتا ہے اس لیے نکاح صحیح ہے۔

مسجد کی چٹائی پر اللہ کا نام

ایک صاحب کراچی

س: مسجد کی (صفوں) جانماز پر فروخت کنندہ کا نام عبدالوکیل لکھا ہوا ہے۔ جو نمازیوں کے پیروں تلے آجاتا ہے۔ وکیل اللہ کا نام ہے ایسی صورت میں بے ادبی ہوگی۔ لیکن مسجد کے سیکرٹری اس طرف توجہ نہیں دیتے ہیں۔ گویا کوئی قابل اعتراض بات ہی نہیں ہے اس مسئلے کی وضاحت فرمایئے۔

ج: اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا پیروں تلے پامال ہونا بے ادبی بھی ہے اور وبال بھی۔

س: حدیث شریف میں پیتل کی انگوٹھی نیز پیتل کے برتنوں کے استعمال کو مکروہ گردانا گیا ہے۔ کیا مسجد میں پیتل کے طغرے جن پر اللہ محمد لکھا ہوا ہے دیواروں پر لگانا جائز ہے؟

ج: جائز ہے۔

قربانی کی رقم کا مسئلہ

غلام فرید شاکر کلرکوٹ

س: مسجد کے احاطہ میں اگر مکان تعمیر کیا جائے جو کہ دارالمطالعہ کا کام دیتا ہو۔ کیا اُس کمرہ پر قربانی کی کھالوں کی قیمت یا زکوٰۃ عشر کی رقم لگائی جاسکتی ہے۔

ج: زکوٰۃ، قربانی کی رقم اور عشر کی رقم کسی مکان کی تعمیر پر لگانا درست نہیں۔

نزع کے وقت ایمان

محمد احمد سومرو

س: ایک صاحب فرماتے ہیں کہ فرعون مسلمان تھا کیونکہ اس نے آخر دم میں کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اس بات کی وضاحت فرمائیں۔

ج: یہ صاحب غلط کہتے ہیں نزع کے وقت کا ایمان معتبر نہیں جبکہ آدمی کے سامنے عالم غیب کی چیزیں کھل جاتی ہیں۔

پروگرام پر عمل ضروری ہے

اشفاق میٹھادر کراچی

س: میری پرابلم یہ ہے کہ برسہا برس گزر گئے۔ نماز کا پابند نہیں ہوسکا ہر مرتبہ پروگرام بناتا ہوں کہ اس وقت سے فلاں دن سے داڑھی رکھوں گا نماز پڑھوں گا مگر عملی طور پر ناکام رہا ہوں کیا فرائض کی ادائیگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق نہ دینے کی بات ہے۔

ج: سارے کام اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے ہوتے ہیں۔ لیکن توفیق انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو عزم و ارادہ بھی کریں۔ آپ نے کبھی ایسا نہ کیا ہوگا۔ کہ روٹی کھانے کا پروگرام تو بناتے رہیں۔ لیکن کھانے کی توفیق نہ ہو۔ حالانکہ کھانے کی توفیق بھی من جانب اللہ ہے۔ مگر آپ کو بھوک ستاتی ہے اس لئے آپ پروگرام بنا کر نہیں رہ جاتے۔ کاش! آپ کو دوزخ کا عذاب کا بھی احساس ہوجائے اور وہاں کی بھوک پیاس اور بدحالی پر نظر جم جائے تو نماز کا بھی صرف پروگرام بنا کر نہ رہ جایا کریں۔ بلکہ بغیر پروگرام کے بھی نماز شروع کردیں۔ اور جو نمازیں اب تک غارت کردی ہیں ان کی بھی قضا شروع کردیں۔

ایک مسئلہ

ذوالفقار علی جلدیہ ٹاؤن کراچی

س: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے یا نور؟

ج: میری کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" میں اس کی مفصل تحقیق ہے اس کا مطالعہ فرمالیجئے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ بینات بنوری ٹاؤن کراچی ۵۔

باقی صہ ۲۱

افکار قارئین ختم نبوۃ

سوچنے کی بات

بتایئے! وہ غدار کون تھا؟

مرسلہ: ڈاکٹر محمد انور سعید، نکادر صاحب

۱۸۵۷ء وہ پر آشوب دور تھا جبکہ ہندوستان پر مسلمان حکومت کی جگہ انگریزی حکومت لے رہی تھی۔ اہل اسلام نے انگریزی حکومت کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اس مقدس جہاد میں بہادر شاہ ظفر سے لے کر ایک عامی مسلمان تک علماء اسلام کی قیادت میں بھرکر حصہ لیا۔ اگر مسلمانوں سے ہی غداروں کی سرپرستی دکن کے صادق، بنگال کے جعفر، پنجاب کے مرزا غلام مرتضیٰ نہ کرتے تو آج دنیائے اسلام کا نقشہ اور ہی ہوتا۔ چونکہ اقوام ہند سے مسلمان ہی سب سے زیادہ انگریز سے برسر پیکار تھا۔ اس لئے بارہ برس بعد جب کہ ہندوستان پر نصرانی حکومت اپنے ظلم و ستم لوہ بعض نام نہاد مسلمانوں کی امداد کے ذریعہ مکمل قبضہ کر چکی تھی۔ ۱۸۶۹ء میں انگریزوں نے ایک کمیشن لندن سے ہندوستان بھیجا تاکہ وہ انگریزوں کے متعلق مسلمانوں کا مزاج معلوم کرے اور آئندہ کے لئے مسلمان کو رام کرنے کے لئے تجاویز مرتب کرے اس کمیشن نے ایک سال ہندوستان میں رہ کر مسلمانوں کے حالات معلوم کئے۔

۱۸۷۰ء وائٹ ہاؤس لندن میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کمیشن مذکورہ کے نمائندگان کے علاوہ، ہندوستان میں متعین مشنری کے پادری بھی دعوت خاص پر شریک ہوئے جس میں دونوں نے علیحدہ علیحدہ رپورٹیں پیش کی۔ جو کہ "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا" کے نام سے شائع کی گئی۔ جس کا اقتباس مندرجہ ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

رپورٹ سربراہ کمیشن سر ولیم ہنٹر

مسلمانوں کا مذہبی عقیدہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے۔ اور ان کے لئے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔ جہاد کے اس تصور سے مسلمانوں میں ایک جوش اور ولولہ ہے۔ اور وہ جہاد کیلئے ہر لحہ تیار ہیں۔ ان کی کیفیت کسی وقت بھی انہیں حکومت کے خلاف ابھار سکتی ہے۔

رپورٹ پادری صاحبان

یہاں کے باشندوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔ اگر اس وقت ہم کسی ایسے غدار کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں جو ظلی نبوت کا دعویٰ کرنے کو تیار ہو جائے تو اس کے حلقہ نبوت میں ہزاروں لوگ جوق در جوق شامل ہو جائیں گے لیکن مسلمانوں میں سے اس قسم کے دعویٰ کے لئے کسی کو تیار کرنا ہی بنیادی کام ہے۔ یہ مشکل حل ہو جائے تو اس کی نبوت کو حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو غدار تلاش کرنے کی حکمت عملی سے شکست دے چکے ہیں۔ وہ مرحلہ اور تھا۔ اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی تلاش کی گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ ہم برصغیر کے چپے چپے پر حکمران ہو چکے ہیں۔ اور ہر طرف امن و امان بھی بحال ہو گیا ہے۔ تو ان حالات میں ہمیں کسی ایسے منصوبہ پر عمل کرنا چاہیے۔ جو یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار کا باعث ہو۔

"اقتباس از مطبوعہ رپورٹ کانفرنس وہائٹ ہاؤس لندن منعقدہ ۱۸۷۰ء دی ارائیول آف برٹش ریپا ئران انڈیا"

قارئین کرام انگریز دشمن اسلام تھا، گلیڈسٹون وزیراعظم انگلستان نے پارلیمنٹ میں تقریر کی۔ قرآن کریم ہاتھوں میں لے کر کہا۔ کہ جب تک یہ کتاب دنیا میں موجود ہے ہم اطمینان سے دنیا میں حکومت نہیں کر سکتے۔ یہ کہہ کر بدبخت کافر نے کلام الٰہی کو زمین پر دے مارا۔

قرآنی تعلیمات کی بناء پر مسلمانوں کے لئے جہاد ایک ایسا مقدس فریضہ اور محبوب مشغلہ تھا۔ جس کے طفیل عرب کے بادیہ نشینوں نے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے اس لئے سازش کی گئی کہ مسلمانوں میں کوئی غدار تلاش کر کے دعویٰ نبوت کر دیا جائے۔ اور وہ جہاد کو حرام اور انگریزی حکومت کی تابعداری کو فرض عین قرار دے۔

قارئین کرام کا فرض ہے کہ وہ تلاش کریں کہ وہ شخص کون ہے۔ جس نے ظلی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور جہاد کو حرام قرار دیا۔ انگریزی حکومت کی اطاعت کو فرض گردانے میں ساری عمر گزار دی۔

حکومتیں اسلام کا نام لیتی ہیں مگر...؟

محمد عنصر ندیم سندھو ڈوآدم

عرصہ دراز سے ختم نبوت کے اس عظیم رسالہ کے

مطالعہ سے جہاں سینکڑوں قادیانی بے نقاب ہوئے تو دوسری طرف قادیانیوں کے جھوٹے اور مکار عزائم سے ہزاروں مسلمان بیدار اور واقف ہوئے۔ میں اس رسالہ کے توسط سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا اس ملک میں اسلامی اور قرآنی احکامات نافذ کرنے کا عہد کیا تھا اگر آج ہم سوچیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔ قیام پاکستان سے لیکر اب تک کئی حکومتیں بدلیں ہر حکومت اسلام کا نام لیکر اپنی من مانی کرتی رہی کیا کسی حکومت نے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی بھی عملی اقدام قادیانیوں کے خلاف سرانجام دیا؟

موجودہ دور میں اگرچہ قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس کا نفاذ ہوا لیکن حکومت اس آرڈیننس پر عملدرآمد سے گریز کر رہی ہے۔ موجودہ دور کے قادیانی اب ظاہری طور پر اپنے آپ کو مزید بدنام ہونے سے بچانے کے لئے ان اسلام اور ملک دشمن عناصر کے ساتھ ملکر ملک کے وزراء اور شرفاء کے سامنے اسلام اور پاکستان کو گالیاں دیتے ہیں اور یہ حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔

حال ہی میں اسلام و ملک دشمن عناصر کا منہ بولتا ثبوت "شہادت علامہ احسان الٰہی ظہیر" ہے اس سے بھی بڑھ کر روہڑی اور سکھر میں قرآن پاک اور مساجد کو شہید کیا گیا۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ اس مسلم ملک کے اندر مسلمانوں کی عبادت گاہیں کیوں محفوظ نہیں!! ایک طرف ملک کو اسلام کا قلعہ بنانے کی پرزور اپیل اور زبانی اقدام کئے جاتے ہیں تو دوسری طرف عملاً اس کی نفی کر رہی ہے۔

ایک طرف شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کے لئے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے تو دوسری ان مکار اور جھوٹوں قادیانیوں کی حوصلہ افزائی کیوں؟ ان ملک دشمن اور اسلام دشمن باغیوں کو کیا سوچ کر آزادی دی جا رہی ہے۔

آخر میں اس رسالہ کے منتظمین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو کہ بہت تھوڑے ذرائع اور کم وسائل کے باوجود قادیانیوں کو بے نقاب کرنے میں مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا مسلمانانِ عالم کو ہدایت دے اور تمام مسلمان متحد ہو کر قادیانیوں کو سرکوبی کے لئے عمل پیرا ہوں۔ (آمین)

قادیانی ڈویژنل انجینئر کو نکالا جائے

ایلڈرمی آپریٹروں کا صدر ضیاء الحق سے مطالبہ

گزارش ہے کہ ہمارے لاہور کے ٹیلیفون کے ایکسچینج کا ڈویژنل انجینئر کٹر قادیانی ہے۔ اور وہ پنجاب کے قادیانی گروپ کے اعلیٰ عہدیدار بھی ہیں۔ ان کی ایک جگہ ملازمت کی تین سالہ میعاد مورخہ ۲-۱۲-۸۳ سے ۲-۱۲-۸۶ تک ختم ہو چکی ہے۔ تو آج تک ان کا تبادلہ اس ایکسچینج سے نہیں ہو سکا۔ کیونکہ ان کے عیاش وادیاش اور قادیانی ہونے کی وجہ سے افسران بالا تک بہت ہی اثر و رسوخ ہے۔ جس کا فائدہ وہ مندرجہ ذیل شکل میں بھی خوب اٹھا رہے ہیں۔

(۱) آپریٹرز (مرد) (خواتین) کی ایڈھاک بھرتی کے وقت قادیانیوں کو ہر لحاظ سے ترجیح دی جاتی ہے۔

اطبار کرام و معالجین حضرات
آیورویدک
کشتہ جات
اور
جڑی بوٹیوں کے
نمکیات
صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا ممتاز ادارہ
الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

(۲) اکثر لیڈی آپریٹرز کی عزت و عصمت ان سے محفوظ نہیں ہے۔

(۳) وہ عہدہ حرام۔ کام چور۔ غیر ذمہ دار سٹاف کی حوصلہ افزائی اور فرض شناس محنتی اور ذمہ دار سٹاف کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ تاکہ قادیانی ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے اسلام و پاکستان دشمنی کے عزائم کو پورا کر رہے ہیں۔

(۴) عید میلاد النبیؐ کے موقع پر ٹیلکس آپریٹرز یونین نے ہمارے ایکسچینج میں سیرت النبیؐ کے عنوان سے سلسلہ میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں اس قادیانی ڈویژنل انجینئر نے سیرت النبیؐ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جو کہ سراسر اسلام کے ساتھ بہت بڑا مذاق کرایا گیا تھا۔ جس کا کوئی نوٹس آج تک نہیں لیا گیا جب کہ بہت سے افسران بالا نے بھی شمولیت کی تھی شاید نوٹس اس لئے نہیں لیا گیا کہ زیادہ تر آج کل افسران بالا لادینیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا ان کو مذہب اسلام سے آشنائی نہیں ہے۔

(۵) مسٹر ڈول پر فرض سٹاف کی کمی کے بہانے صفائی چوکیداری وغیرہ کے لئے نقلی بھرتی کئے جاتے ہیں۔ جو اکثر افسران کے گھروں میں بطور نوکر و باورچی کام کرتے ہیں اور تنخواہ دفتر سے لیتے ہیں۔ اور چوکیداری کا یہ عالم ہے کہ سائیکل و موٹر سائیکل سٹینڈ سے چوری ہو جاتی ہے اور موٹر سائیکلوں کا سامان و پٹرول نکال لیا کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ سی۔ ٹی۔ او کمپاؤنڈ لاہور کے تمام دفاتروں و ایکسچینج میں بلا روک ٹوک بھیک مانگنے والیاں) والے اور سودا سلف بیچنے والے آزادی سے گھومتے پھرتے ہیں۔ سیکورٹی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ جبکہ اس کمپاؤنڈ میں جتنی ٹیلیفون ایکسچینج نصب ہیں وہ ملکی سالمیت کے لحاظ سے بہت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ اگر تخریب کار لاہور کی ٹیلیفون ایکسچینج کو مورخہ ۸۷-۳-۲ بحوالہ اخبارات بم کے دھماکے سے اڑا سکتے ہیں۔ تو اس سلسلہ میں سختی سے فوری نوٹس لیا جائے اور اس تخریب کاری کو ناکام بنا دیا جائے۔

(۶) مذکورہ ٹیلیفون ایکسچینج لاہور ملکی سالمیت کے لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کا افسر اعلیٰ ڈویژنل انجینئر غیر مسلم خاص کر قادیانی نہیں ہونا چاہیے۔

خدارا مندرجہ بالا تمام حقائق کو نظرانداز نہ کیا جائے ان کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور فوری طور پر اس قادیانی ڈویژنل انجینئر کو تبدیل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔

منجانب

لیڈی آپریٹرز لاہور

(۱) مسمات خورشید جہاں (۲) مس رشیدہ بانڈے
(۳) مسمات خورشید بیگم (۴) مسمات نزہت سلطانہ
(۵) مسمات طاہرہ خاتون (۶) مسمات راحیلہ زریں
(۷) مس تسنیم اختر عزیز (۸) مس عشرت جہاں
(۹) مسمات طلعت (۱۰) مس آمینہ شاہین۔

طلوعِ آفتابِ نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام

سید سلمان احمد عباسی امروہی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مبارک ہو کہ رشکِ عالمیں تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ نورِ اولیں تشریف لے آئے
مبارک! مہبطِ روح الامیں تشریف لے آئے
مبارک! رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے

مبارک ہو کہ روحِ عاشقیں تشریف لے آئے
وہ جانِ سالکین و عارفین تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ سدرہ کے مکیں تشریف لے آئے
مبارک ہو! حسینوں کے حسیں تشریف لے آئے

مبارک! قاسمِ علم و حکم تشریف لے آئے
مبارک! قائد و فخرالامم تشریف لے آئے
مبارک! ذاتِ لوح و قلم تشریف لے آئے
مبارک! فاتحِ بابِ ارم تشریف لے آئے

مبارک! داعیِ راہِ ہدیٰ تشریف لے آئے
مبارک! شافعِ روزِ جزا تشریف لے آئے
مبارک! صاحبِ جود و سخا تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے

امامِ مرسلاں آئے، نبیؐ الانبیاء آئے
وہ فخرِ ہادیاں آئے، وہ نازِ اولیاء آئے
مجسم نور آئے اور سراپا ہُدیٰ آئے
وہ خیرالخلق و برتر از ہمہ بعد از خدا آئے

مبارک! مصدرِ انوارِ شمس و بدر آئے ہیں
مبارک ہو کہ بزمِ شش جہت کے صدر آئے ہیں
وہ جن کے سامنے ہے بدر بھی بے قدر آئے ہیں
مبارک ہو کہ سالارِ حنین و بدر آئے ہیں

ایک قادیانی کتاب پر تبصرہ

عبدالعزیز نمائندہ ختم نبوت لورالائی

کذب بیانی اور دھوکہ دہی مرزائیوں کو ورثہ میں ملی ہے ان کے جدامجد جھوٹ بولنے میں یدطولیٰ رکھتے تھے مگر ان کی ذریت ان سے بھی دو چار قدم آگے ہے۔ ابھی چند دن ہوئے ایک کتاب "مسیح موعود اور جماعت احمدیہ" نظر سے گذری۔ اس کتاب میں علامہ محمد اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، مولانا حالیؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی شریف، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شورش کاشمیری اور چند دوسرے مسلمان بزرگوں کے مضامین اور اشعار سے اقتباسات لکھے گئے ہیں جن سے مصنف نے مرزا کی ضرورت اور اہمیت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان اقتباسات اور اشعار میں مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی اور سماجی زبوں حالی بیان کی گئی ہے۔ مثلاً حضرت اقبال کے یہ اشعار درج ہیں

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ
شل کلیم پیدا ہو گر معرکہ آرا کوئی
اب درخت طور سے آتی ہے بانگ لا تخف

(مرزا قادیانی کی اصل قومیت مرزا تھی لیکن اس نے دعویٰ کیا کہ میں سید ہوں اور افغان بھی ہوں غالباً علامہ اقبال نے مرزا کے دعووں سے متاثر ہو کر یہ شعر کہے تھے

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تم مسلمان بھی ہو

قادیانی حضرت اقبال کے اس شعر کو بھول سے نظر انداز کر دیتے ہیں (مدیر)

اور مولانا ظفر علی خان کے یہ اشعار درج ہیں

اٹھو دکھا گم کردہ راہوں کو صراط مستقیم
اس زمانے کو ہے میر کارواں کا انتظار
آنے والا آ، زمانے کی امامت کے لئے
مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کیلئے

گو مندرجہ بالا اشعار کسی رہبر کامل کی ضرورت کو محسوس کر کے لکھے گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کی آمد کا انتظار بھی ظاہر ہو رہا ہے مگر مرزا کی جرأت نبوت اور امامت کا اقرار قطعاً مراد نہیں ہے۔ کتاب کے مصنف اپنے گورو کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کمال بدنیانتی اور ڈھٹائی سے ان اشعار کو مرزا کے لئے پیشن گوئی قرار دیا ہے حالانکہ ان مندرجہ بالا بزرگان دین کی مرزا سے مخالف کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مرزا کی عیاری اور مکاری ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے مسلمانوں کے عقیدے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور خود مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کر کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

وہ آئے جن کی محنت سے ملی ایمان کی دولت — وہ آئے جن کی برکت سے ملی قرآن کی حکمت
وہ آئے جن کی رحمت سے ہوئی رحمان کی رحمت — وہ آئے جن کی عظمت سے بڑھی انسان کی عظمت

وہ آئے جو تمنائے دلِ موسیٰ و آدم ہیں — وہ مرہونِ کرم جن کی سبھی اقوام عالم ہیں
وہ اشرف ہیں، وہ اجمل ہیں، وہ احسن ہیں، وہ اکرم ہیں — جو پوچھو مرتبہ ان کا تو وہ "واللہ اعلم" ہیں

مبارک صد مبارک! صاحبِ فرقان آئے ہیں — وہ مصداقِ نخستِ عَلَّمَ الْقُرْاٰن آئے ہیں
مبارک ہو وہ لے کر امتیازی شان آئے ہیں — بنانے کے لیے انسان کو انسان آئے ہیں

مبارک! آ گئے وہ باعثِ تخلیقِ انسانی — وہ ہیں ایوانِ ہست و بود کے طغرائے پیشانی
بیانِ وصفِ عالی شان بروں از حدِ امکانی — مبارک! آ گئے وہ صاحبِ شان ہمہ شانی

وہ آئے عالمِ امکان پہ جن کا تفضل ہے — وہ جن کا نطق ایماں کے لیے وجہِ تحفظ ہے
وہ جن کی شان کا ادراک برتر از تعقل ہے — کہ شاکی نارسائی کا پر مرغِ تخیل ہے

وہ آئے ختم جن پہ علم ممکن للبشر واللہ — وہ جن پر ختم عصمت اور نبوت سربسر واللہ
فدا جن پر علی، عثمان، ابوبکر و عمر واللہ — وہ ہیں خیر البشر واللہ، وہ ہیں فخر البشر واللہ

وہ آئے خوشہ چیں جن کے بھی جن و بشر واللہ — مدارج کی کسی کو ہو نہیں سکتی خبر واللہ
کلام سرمدی شاہد ہے جس کی مدح پر واللہ — وَمَا ضَلَّ، وَمَا يَنْطِقُ، وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ واللہ

مبارک ہو تجھے سلمانؔ توصیف و ثنا ان کی — زہے قسمت تجھے حاصل ہے نسبت سدا ان کی
ملے ہر دم ضیا ان کی، عطا ان کی، بقا ان کی — شفاعت ہو مقدر میں تیرے روزِ جزا ان کی

برطانیہ پر ایڈز کا عذاب کیوں آیا؟

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر۔ انگلینڈ

آئیے اسلام کی بیان کردہ سزا بھی معلوم کرلیں۔ نبی اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ (سنن ابن ماجہ ص۱۸۴ عن ابن عباسؓ) ترجمہ:۔ جس کو قوم لوط والا عمل کرتے پاؤ تو فاعل ومفعول کو قتل کردو۔

ان چند حوالجات سے یہ بات آشکارا ہوجاتی ہے کہ اس بدترین اور خبیث ترین فعل کی سزا پر حضرت اسلام بلکہ عیسائی یہودی سب ہی متفق ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ سزا تجویز نہیں کی جاتی؟

ممکن ہے عیسائی دنیا یا یورپ کی اندھی تقلید کے رسیا نام نہاد مسلمان اس سزا کو ظلم اور وحشتناک قرار دیکر اس کی مخالفت پر آمادہ ہوجائیں مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدائی قانون بظاہر وحشت ناک اور دہشت ناک معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ذرا سے غور و تدبر سے یہ بات سامنے آجائے گی کہ ایسی کڑی سزاؤں پر عملدرآمد سے برائی اور جرائم کا نہ صرف خاتمہ ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس کا نام لینے سے بھی گھبراہٹ ہوجاتی ہے۔ ہمارے سامنے سعودی عرب کی مثال موجود ہے۔ جہاں جرائم پر اسلامی قانون کے مطابق عمل کیا جاتا ہے اور یہی بات سامنے آتی ہے کہ وہاں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مگر عادی مجرموں اور خدائی قانون سے فرار کرنے والوں نے اسلامی سزاؤں کے متعلق ہمیشہ عوام کے جذبات کو اُبھارنے کی کوشش کی اور ان کی وحشت ناکی اور ہولناکی کے مناظر کو بیان کرکے عوام الناس کے اذہان کو مسموم کررہا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے چوری کی اسلامی سزا کے متعلق بہت خوب لکھا ہے کہ

"جو سزا چوروں کو دی جاری ہے وہ مال مسروق کا بدل نہیں بلکہ اس کے فعل سرقہ کی سزا ہے تاکہ اسے اور دوسرے چوروں کو تنبیہ ہوجائے بلا شبہ جہاں کہیں یہ حدود جاری ہوتی ہیں دو چار ہی کی سزاؤں کے بعد چوری کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔ آج کل مدعیان تہذیب اس قسم کی حدود کو وحشیانہ سزا سے موسوم کرتے ہیں لیکن چوری ان صاحبوں کے نزدیک کوئی مہذب فعل ہے تو یقیناً آپ کی مہذب سزا اس غیر مہذب دستبرد کے استیصال میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اگر تھوڑی سی وحشت کا تحمل کرنے سے بہت سے چور مہذب بنائے جاسکتے ہیں تو حاملین تہذیب کو خوش ہونا چاہیے کہ ان کے تہذیبی مشن میں اس وحشت سے مدد مل رہی ہے۔ (فوائد القرآن)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں!

آسمانی قانون کے اجراء ہی کی تو برکت ہے کہ اس میں مجرم کی سزا الجرم کو روکتی ہے۔ مجرم کو صرف جیل بھیج کر پکا اور ڈگری یافتہ مجرم نہیں بنایا جاتا لوگ کہتے ہیں کہ قطع ید (ہاتھ کاٹنا) وحشیانہ سزا ہے جو اس دور کی تہذیب کے شایان نہیں مگر جس جرم کی سزا ہے وہ کونسا مہذب فعل ہے پس اگر دو وحشتوں کا ارتکاب سے ہزاروں وحشتوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ تو مہذب سوسائٹی کو خوش ہونا چاہیے کہ ان کے تہذیبی مشن کے کامیاب ہونے میں اس سے بڑی مدد ملی ہے۔ (خطبات عثمانیؒ ص۳۳۲)

الحاصل ہم جنس پرستی کی جو سزا تجویز کی گئی ہے اگر اس پر عمل درآمد کیا جائے تو دو چار ہی کی سزا کے بعد اس بدترین فعل کا دروازہ بند ہوسکے گا۔ علاوہ ازیں تمام جرائم کے انسداد کے لیے آسمانی قانون پیش نظر ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ جرائم ختم نہ ہوجائیں۔ اگر آج جرائم کا انسداد نہیں تو اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ آسمانی قانون کے بجائے انسانی قوانین کو ترجیح دے دی گئی ہے۔ اور پھر افسوسناک امر یہ ہے کہ اگر غریب مجرم ہے تو اس پر سزا نافذ، اور اگر امیر و وزیر ہے تو اس کی امارت و وزارت کی لاج رکھ کر سزا تو درکنار فائل ہی اُڑا دی جاتی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اب آپ ہی سوچئیں جرائم کا انسداد کب اور کس طرح ممکن ہوگا؟

اسلام کا قانون تو یہ ہے کہ امیر و فقیر سلطان و گدا چھوٹا بڑا، میں کوئی امتیاز نہیں جو بھی مجرم ہوگا سزا ملے گی۔ اس قانون میں اس کی ہرگز گنجائش نہیں کہ کوئی شریف یا مشہور خاندان کا کوئی فرد جرم کرے تو اسے معاف کردیا جائے یا فائل اڑا دی جائے اور غریب و نادار جرم کرے تو اُسے پھانسی کے کٹہرے میں لاکھڑا کردیا جائے۔ اسلامی قانون میں تو جس جرم کی سزا حق تعالیٰ نے متعین فرما دی ہے۔ سب کے لیے ہے نہ تو انگریزوں کی طرح گورے کالے کا امتیاز ہے نہ ہی ہندوؤں کی طرح اونچ نیچ قوم کی تفریق۔

عہد نبویؐ کا یہ واقعہ آپ نے پڑھا ہی ہوگا کہ ایک مرتبہ مخزومیہ عورت نے چوری کی اور اس کی چوری ثابت ہوگئی تو قریش پر طبعی طور پر گراں گزرا کہ ایک نامی گرامی خاندان کی عورت کا ہاتھ اس جرم میں کاٹا جائے۔ چنانچہ انہوں نے طے کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرکے دیکھا جائے کہ اس کے بچنے کی کوئی صورت ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو تیار کیا کہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اس سلسلہ میں بات کریں۔ چنانچہ حضرت اسامہؓ نے دربار اقدس میں حاضری دی یہ سننا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور تمتما اُٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اے اسامہ! تم اللہ کی مقرر کردہ حدود میں سے

باقی ص۲۳ پر

ہجرت یا جان بچانے کے لئے راہِ فرار

تحریر: ـــــ م ۔ ب

قادیانیو! آپ کے سربراہوں کی مثال ایسی ہے جیسے بعض نوسرباز اپنی شعبدہ بازی سے سونا یا روپیہ کئی گنا کر دینے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور پھر لوگوں سے ساری رقم اور سونا کل جمع پونجی لے کر چمپت ہو جاتے ہیں۔ صرف ایک بار بے گھر غریب قادیانی عوام کی بغاوت دبانے کی خاطر چند سال قبل بلال فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن جب زرِ خطیر جمع ہو گیا۔ تو مرزا طاہر کی رال ٹپکی۔ اور پچھلے سال لنڈن میں اعلان کر دیا کہ بلال فنڈ کی رقم بے گھر قادیانیوں کے مکانات بنوانے کی بجائے قادیانیت کی تبلیغ (فی الحقیقت خاندان مرزا، آلِ فضلی کی جائدادیں بنانے اور عیش و عشرت کے لئے) پر خرچ کیا جائے گا۔

لنڈن جا کر بے گھر قادیانی گریبان پکڑنے سے تو رہے۔ قادیانی حضرات پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہو گی کہ آپ کے سربراہوں نے قوم کی خاطر قربان ہونے کی بجائے اپنے ٹھاٹھ باٹ اور اپنے ہی خون پسینے کی کمائی سے یورپ میں عیش و عشرت کرنے اور خاندانی جائیدادیں بنانے کو ترجیح دیکر شرمناک کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور ہجرت کی بجائے ہجرت کے مقدس لفظ کو داغ لگایا ہے۔ عام پاکستانی قادیانی بھی اسی طرح سوچ رہا ہے اور پریشان ہے۔ صرف سرمایہ دار، سمگلر، چور، بازاری کرنیوالے اور رشوت خور قادیانی مطمئن ہیں کیونکہ وہ آسانی سے انگلینڈ جا کر اپنے مرشد کے پاس نذرانے دے کر اپنی دانست میں کمائی حلال کر لیتے ہیں۔ مگر عام قادیانیوں سے التماس ہے کہ آپ کہاں جائیں گے انگلینڈ یا آسٹریلیا کے پھیرے لگانا یا وہاں بال بچوں سمیت مستقل رہائش کرنا آپ کے بس میں ہے؟ کیا یہ زیادہ مناسب نہ ہو گا کہ آپ اپنے اوپر خود مسلط کردہ پھڈا پیروں کے جال سے نکلیں۔ جو آپ کی رقم کئی گنا کرنے کی، حکومت ملنے کی بشارات دے دے کر آپ کا سب کچھ چھینتے جا رہے ہیں۔ آپ کو مسلمانوں سے دن بدن دور کر کے ایک نئے مذہب کی بنا ڈال رہے ہیں کیا جانیں قربان کرنے کے لئے آپ کے بال بچے ہی رہ گئے ہیں۔ یہ جو حفاظتی قافلے سکھر، اور ساہیوال میں قادیانی مراکز میں ہر جمعرات کو بھیجے جاتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب کے خاندان کا کوئی شہزادہ بھی کبھی ان قافلوں میں شریک ہوا؟۔ مگر وہ کیوں کر شریک ہو وہ تو عام قادیانی کو حقیر عقل سے اندھا اور کیڑا مکوڑا سمجھتے ہیں۔ جس کے پاؤں تلے روندا جانا۔ اور اپنے آقا (خاندان مرزا) کے لئے گڑ ہیں کٹواتے رہنا ہی مقدر ہے۔ اور اپنے آپ کو بہت افضل مخلوق اور حاکم سمجھتا ہے۔ ان شہزادوں صاحبزادوں کو رسولِ مقبول کا وہ فرمان بھول چکا ہے۔ کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں نہ کسی گورے کو کالے پر۔ مگر آپ کو جو عوام قادیانی ہو آں حضرت کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہئے اور ان پھڈا پیروں کے جال سے نکل کر دوبارہ امت محمدیہ میں شامل ہو کر آنحضرتؐ کے سایہ تلے پناہ حاصل کر لینا چاہئے۔ کوئی دن جاتا ہے کہ آپ کے سربراہ بہائیوں کی طرح مکمل طور پر اپنے مذہب کو اسلام سے علیحدہ قرار دیں گے۔ پھر آپ کہیں کے نہ رہیں گے۔ البتہ آپ کے سربراہوں کا مشن پورا ہی ہو رہا ہے۔ انہیں تو حکومت اقتدار اور آپ جیسے اندھے عقیدت مندوں کی جان و مال عزت اور آبرو حاصل ہے ہی۔ وہ تو آپ لوگوں کو حکومت اور اقتدار کی بشارت دے دے کر فقط اُلّو بناتے ہیں۔ کیونکہ غریب اور حاجتمند آدمی اقتدار اور حکومت کا خواب دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ اور جو جمع پونجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ وہ بھی ان پھڈا پیروں پر نچھاور کر کے اپنے دین کے ساتھ دنیا بھی لٹوا بیٹھتے ہیں۔ اور مکمل طور پر قلاش ہو جاتے ہیں۔ مرزا طاہر کے بزرگ بھائی مرزا مبارک احمد اور طاہر کا داماد لقمان عرف لقو جیسے عیش کیلئے تو یورپ میں عیاشی پر قوم کا کروڑوں روپیہ اڑا چکے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ مگر عام قادیانی کا ذرا سے شبہ پر اخراج اور مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) ہو جاتا ہے۔ آپ قادیانی حضرات یہ بھی سوچیں کہ بالفرض اگر ان کی حکومت آ بھی جائے تو صدارت وزارتیں اور بڑے عہدے تو خاندان مرزا المعروف آلِ فضلی یا ان کے خاص چمچوں (جو اپنی حرام کی کمائی لنڈن جا کر اپنے سربراہ پر لٹاتے پھرتے ہیں۔) کو ملیں گے یا آپ کو؟ آپ تو پھر بھی غلام ہی رہیں گے۔ اور آپ کی اولاد ان کی اولادوں کی غلام بن کر ان کے لئے مرتی اور رسوا ہوتی رہے گی۔ آپ کو ملے گا کیا؟ آپ ہیں کس چکر میں قادیانی عوام یہ بھی تو غور کریں کہ امت محمدیہ اور مسلمانوں کو تو کئی ملکوں میں اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے پہلے ہی حکومت اور اقتدار حاصل کر رکھا ہے۔ پھر آپ کو علیحدہ کس مذہب کی حکومت اور اقتدار کی بشارتیں دی جا رہی ہیں۔؟ ظاہر ہے لاشعوری طور پر آپ کو ایک نئے مذہب میں دھکیلا جا رہا ہے۔ جس کو ابھی تک کہیں بھی اقتدار اور حکومت نصیب نہیں اور ہر دن پچھلے دن سے زیادہ مصیبت اور رسوائی اور زوال لے کر آتا ہے۔ بس محض بشارتیں ہی بشارتیں ہیں۔ پس جن قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے کچھ بصیرت عطا فرمائی ہے۔ اور پاکستان رہنا چاہتے ہیں۔ بہائیوں کی مانند نئے مذہب کی بجائے امت محمدیہ کا حصہ رہنا چاہتے ہیں۔ اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کی خاطر اندھی پیر پرستی کے چکر سے آزاد ہو کر غور و فکر کریں مطالعہ یا کسی مسئلہ میں الجھن ہو یا برادری کا خوف ہو یا کسی قسم کی بھی مشکل اور رکاوٹ درپیش ہو تو بلا تکلف دفتر ختم

باقی صفحہ ۳۰ پر

اصلی مسیح اور نقلی مسیح

نقلی عیسائیو (قادیانیو) کچھ تو غور کرو

محمد اقبال حیدر آباد

روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم طاہرہؓ کے صاحبزادے آسمانوں پر بجسد عنصری زندہ اٹھا گئے۔ اور اب تک آسمانوں میں زندہ موجود ہیں۔ حیاتِ عیسیٰؑ کا منکر کافر ہے آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ متواترہ کی روشنی میں چودہ سو سال سے امت کا یہ اجماعی عقیدہ چلا آیا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان اٹھائے گئے ہیں اب تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور قیامت کے قریب آسمان سے دمشق شہر کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر نازل ہوں گے۔ پھر پینتالیس برس اس زمین پر زندہ رہیں گے، شادی کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی، دجال کو قتل کریں گے، کفر و شرک ختم ہو جائے گا ان کے زمانہ مبارک میں روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں ہوگا۔ چہار دانگ عالم میں اسلام پھیل جائے گا۔ اپنے اس کام کو سرانجام دے کر طبعی موت سے وفات پائیں گے اور مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

چودہ سو سال کے مفسرین و محدثین ائمہ کرام علمائے امت اور مجددین ملت میں سے کسی فرد نے آج تک اس اجماعی عقیدہ سے انکار نہیں کیا۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینا اور قتل کرنا چاہا۔ ایک غدار آدمی جس کا نام مفسرین نے طیطا نوس لکھا ہے۔ حضرت مسیحؑ کی مخبری کرتا تھا اور اس نے حضرت مسیحؑ کو گرفتار کرانے کا ذمہ لے رکھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ کو یہودیوں کے خطرناک ارادہ سے محفوظ رکھنے کا وعدہ بایں الفاظ کر لیا ــــــ یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا ۔ اے عیسیٰ میں تجھ کو پورا لینے والا ہوں اور اپنی طرف تجھے اٹھانے والا ہوں اور ان یہودیوں سے تجھے پاک کرنے والا ہوں۔

چنانچہ جب یہود حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لیے تدبیر کرنے لگے اور غدار کو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف روانہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو صحیح سالم اپنے پاس اٹھا لیا اور غدار کا حلیہ اور شکل و شباہت اور چہرے مثلاً اعمال وغیرہ حضرت مسیحؑ کی مانند بنا دیئے۔ یہود جب موقع پر پہنچے تو وہ غدار کو اصل مسیح سمجھ بیٹھے معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا، انہوں نے اس کو پکڑ کر سولی دے دیا۔ یہودیوں کا اب تک یہی نظریہ ہے کہ ہم نے مسیح کو سولی دے دیا اور قتل کر دیا ہے۔ قرآن مجید نے آکر حقیقتِ حال بیان کر دی بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

چالاک اور عیار لوگ دجل و فریب کے اسلوب سے مسیح ہو کر نقلی مسیح بن کر آتے رہے۔ چونکہ ان نقالوں میں سے کوئی ایک بھی اس سچی پیشگوئی کا مصداق نہ تھا۔ اس لیے ہر دور میں امت مسلمہ کا اجتماعی مزاج ان کو مسیح موعود تسلیم کرنے سے انکار کرتا رہا۔ اس طرح کا نقلی مسیح قادیان میں بھی پیدا ہوا۔

بعض لوگ نقل اتارنے میں بڑے ماہر اور چالاک ہوتے ہیں نقل مطابق اصل قرار پاتے ہیں۔ بہروپیوں کو دیکھو کر جب وہ نقالی کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ تو اپنے کمال فن کی داد حاصل کرتے ہیں۔ لیکن نقلی مسیح نقالی میں بھی ناکام و نامراد رہا۔

دریافت کیا گیا کہ اصلی حضرت مسیح کی والدہ کا نام حضرت مریم تھا اور حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و عظمت سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ نقلی مسیح نے ایک مضحکہ خیز جواب تصنیف کیا جو اس کی کتاب کشتی نوح میں موجود ہے۔ کشتی نوح صفحہ ۸۹، ۹۰، ۹۱ ملاحظہ فرمایئے:-

"مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح نفخ کی گئی اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینے کے بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں ہے، پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردِزہ تنا کھجور کی طرف لے آئی۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ اس طرح سے ابن مریم ٹھہرا۔"

خیال رہے کہ نقلی مسیح کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا غور کیجیے کہ نقلی مسیح نے کیسی لغو اور بیہودہ تاویل کر کے ایک حقیقت کو بازیچۂ اطفال بنا دیا۔

اصل مسیحؑ دمشق کے منارۃ البیضاء سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے نازل ہوں گے۔ نقلی مسیح دمشق کا معنی قادیان اور زرد چادروں کے معنی دو بیماریاں مراق اور کثرت سے پیشاب کرتا ہے۔ اصلی حضرت مسیح دجال کو قتل کریں گے۔ نقلی مسیح نے دجال کے معنی عیسائی قومیں، تجارتی کمپنیاں اور خوش قسمت قومیں کیا ہے۔ اور بجائے قتل کے عیسائی قوم کا غلام اور ثنا خواں رہا۔ اور ملکہ وکٹوریہ کے قصیدے گاتا رہا۔ انگریز کی خوشامد اور چاپلوسی کرتا رہا۔ اصل مسیحؑ پینتالیس سال حکومت کریں گے۔ نقلی مسیح تمام عمر غلامی میں گزار گیا۔ اصلی مسیحؑ حج کریں گے، نقلی مسیح کو حج نصیب نہ ہوا۔ اصلی مسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں گے۔ نقلی مسیح اس شرف و فضیلت سے محروم رہا۔

اہل اسلام سے گزارش ہے کہ کھوٹے سکے کو کھرا، نقلی کو اصلی سمجھ کر دھوکہ نہ کھایئے۔

ظہور مہدی

لٹریچر پھیلانے کا طریقہ

مرزائی چونکہ کھلم کھلا لٹریچر تقسیم نہیں کر سکتے لہذا نہایت مغالطہ طریقے سے تبلیغ کرتے ہیں مثلاً کسی مرزائی نے اپنی دکان پر سامنے کتاب رکھ دی، گاہک نے آکر سودا لیا، تو ساتھ کتاب پر نظر پڑی اور چونکہ پڑھا لکھا تھا اس لیے کھول لیا، مرزائی صاحب جھٹ سے بول اُٹھے جی لے جائیں، بے شک لے جائیں، وہ نا سمجھ اس کتاب کو اُٹھا لیتا ہے اور اسے پڑھ کر اپنی کم علمی کے باعث ایمان خراب کر لیا۔

علماء اور مشائخ عظام کو بطریق استہزا مولوی لکھتے ہیں اور مسلمان عوام کو علماء سے بدظن کرتے ہیں اور پاکستان میں نفاذ شریعت کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں کیونکہ اس میں ان کی موت ہے۔

۷۔ قرآن و حدیث کے مقابلے پر انگریزوں کی کتابوں کے حوالے پیش کرتے ہیں تاکہ ماڈرن ذہن کے لوگ انہیں قبول کریں۔

۸۔ دنیوی مسائل کے حل اور دولت کا لالچ دے کر مسلمانوں کو مرزائی بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور مرزائی مذہب کے پرچار میں عورت کا بہت دخل ہے اس کا ثبوت میرے پاس ہے۔

۹۔ اصطلاحات اسلامیہ کا استعمال

اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنا، مرزا کے جانشینوں کو خلیفہ کہنا، اپنے شہر کو ربوہ کہنا وغیرہ سب دھوکے ہیں

نوٹ:۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ مرزائیوں کے خلاف اپنے علماء سے خوب تعاون کریں اور مرزائیوں کی دنیوی تعلیم اور دنیوی تنظیموں سے ہرگز نہ گھبرائیں، کیونکہ یہ سیاسی طور پر مانی ہوئی بات ہے کہ اقلیتوں کی تنظیم ہمیشہ تیز ہوا کرتی ہے۔

۱۰۔ عوام کو بعض علماء کی کتابیں دکھاتے ہیں جنہوں نے متوفیک کا معنی ممیتک کیا ہے۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کرتے کہ یہ علماء عیسیٰ علیہ السلام کے چند لمحات موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے قائل ہیں یا آسمان سے اُترنے کے بعد موت کے قائل ہیں۔

(یعنی تقدیم و تاخیر)

بہر حال ان علماء کو عیسیٰ علیہ السلام کے جسم سمیت آسمان پر جانے میں شک نہیں۔

کفریات و لغویات اور عجائبات مرزا

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:۔

۱۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں زناکار، کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

۲۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان تھی۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم مقلوم از کفا الملحدین)

۳۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کسی بے تعلق جوان عورت نے اس کی خدمت کی تھی۔ اس وجہ سے قرآن میں یحییٰ نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

(دافع البلاء صفحہ ۴)

یہاں مرزا نے عیسیٰ علیہ السلام کی بدکرداری (نعوذ باللہ) پر قرآن کو گواہ بنایا ہے۔ پس اسی عبارت کے سیاق میں یہ الزام ہونے کا وہم اُٹھ گیا۔ اور یقینی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بدکردار ہونے پر مرزا کا پختہ یقین اور ایمان ہے۔ جو اس کے نزدیک قرآن سے ثابت ہے

حضرت فاطمہؓ کی توہین:۔

حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ تم اس میں سے ہو۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

بداخلاقی اور بدزبانی جو نبی کو زیب نہیں دیتی۔

"میرے مخالف جنگلوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"۔ (نجم الہدیٰ)

"جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا۔ تو صاف ظاہر ہو کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے حلال زادہ نہیں"

(انوار الاسلام)

۳۔ لعینوں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں جو ایک شیطان ہے ملعون ہے اور پاگلوں کا نطفہ ہے

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱)

۴۔ تو نے مجھے خباثت سے دکھ دیا اے بدکار کے بچے اگر تیری موت ذلت سے نہ ہوئی تو میں سچا نہیں ہوں گا"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵)

(جاری ہے)

بقیہ: آپ کے مسائل

نکاح کا وعدہ

سوفی غلام زید گلورکوٹ

س۔ چند لوگوں کی مجلس میں زید نے بکر سے وعدہ کیا کہ میں اپنی لڑکی آپ کے لڑکے کو دوں گا اور بکر نے بھی ایسا ہی کہا اور دونوں نے یہ بھی کہا کہ نکاح تین چار ماہ میں کر دیا جائے گا اور اس مجلس میں لڑکے بھی موجود تھے۔ اور اب عرصہ چھ ماہ گزر گئے زید وعدہ کے مطابق اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور بکر تیار نہیں تو کیا زید اپنی لڑکی کا نکاح اس کے علاوہ کہیں اور کر سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ جب دوسرا فریق اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا تو یہ وعدہ ختم ہو گیا اب یہ بھی دوسری جگہ کر سکتا ہے۔

بزمِ ختم نبوت

رسالہ پڑھ کر دل کو سکون حاصل ہوتا ہے

محمد عطاء اللہ دین گڑھ قصور

محترم و مکرم میں کافی عرصہ سے رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں اور دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ الحمد للہ یہ رسالہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا علمبردار ہے مرزائیت کے لئے ناسور ہے ان شاء اللہ پھر دیس میں مرزائیت کی جڑیں اکھڑ جائیں گی لیکن مشورۃً عرض ہے کہ اس میں مرزائیت کے خلاف علمی معلومات کا اضافہ کیا جائے مرزا کے کفریات ان کی کتابوں سے زیادہ دیئے جائیں تاکہ عوام الناس کو معلوم ہو کہ مرزا کیا بدمعاش تھا امید ہے آپ اس مشورہ پر غور فرمائیں گے میں ایک دینی مدرسہ کا طالب علم ہوں اور اپنے مدارس اور سکول و کالج کے طالب علم بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ مرزائیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور خوب مطالعہ کریں تاکہ قادیانیوں کا ناطقہ بند کر دیا جائے۔

کوئٹہ میں شیزان کا بائیکاٹ

عمران اکبر جماعت دہم تعمیر نو ہائی سکول کوئٹہ

ایک طرف تو "تحفظ ختم نبوت" ادارہ قادیانیوں کے خلاف جہاد کر رہا ہے جبکہ ایک خاص بات قادیانیوں کی فیکٹری "شیزان" کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ ہے اور اس پر کافی عمل بھی ہوا ہے۔ اکثر دکانداروں نے "شیزان" کی مصنوعات رکھنا چھوڑ دی ہیں اور اس میں ان کا نقصان بھی ہے لیکن وہ ایمان سے منور ہیں مگر بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دوسری طرف ہمارا اپنا ایک قومی ادارہ "پاکستان ٹیلی ویژن" اپنی ذمہ داریوں سے غفلت برت رہا ہے۔ اور کچھ روپوں کی خاطر "شیزان" کی مصنوعات کے پبلسٹی کے اشتہارات دے رہا ہے۔ چونکہ یہ ایک بڑا قومی ادارہ ہے۔ لہٰذا پتا چلا کہ اسے چند پیسوں کی بھی کوئی کمی نہیں پھر اس طرح "دشمنوں" کے اشتہار دینا ایک بیہودہ حرکت ہے۔ مگر اس ادارے کو ذرا بھی خیال نہیں ہے اور وہ اشتہار بھی اذان مغرب کے وقت دکھاتا ہے۔

"شیزان کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں"

خوشاب کے مرزائیوں کو مباہلے کا چیلنج

قادیانیوں کو سانپ سونگھ گیا

محمد عبداللہ عادل ختم نبوت چوک خوشاب

ختم نبوت ہر ہفتے مل رہا ہے اور ختم نبوت سے روح کو تسکین اور دل کو چین ملتا ہے اور الحمد للہ رسالہ ختم نبوت کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کی لہر دوڑ گئی اور پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں شیزان کی کمپنی سے بائیکاٹ کافی حد تک کامیاب رہا ہمارے ضلع خوشاب میں بھی شیزان سے مکمل بائیکاٹ ہو رہا ہے اور اکثر لوگوں نے شیزان پینا چھوڑ دیا پچھلے دنوں بازار میں شیزان کمپنی کی بوتلوں کی پیٹیاں آئیں تمام دکانداروں نے متحد ہو کر انکار کر کے قادیانیوں کی پیٹیاں واپس لوٹا دیں گزشتہ دنوں کا ذکر ہے کہ ہماری جماعت کے سرپرست محترم جناب قاری سعید احمد صاحب تھانہ گئے وہاں انسپکٹر کے آفس میں پانچ قادیانی بیٹھے تھے وہ قادیانی وہاں پہلے سے موجود تھے جنہوں نے قاری صاحب کو دیکھتے ہی ختم نبوت کے موضوع پر مباحثہ شروع کر دیا اور قاری صاحب سے کہا کہ آپ ہمیں کلمے کے استعمال سے مت روکا کریں قرآن کریم کی آیات پڑھنے لگے اور جھوٹے جھوٹے دلائل پیش کرنے لگے قاری صاحب نے وہاں موضوع ختم نبوت پر بڑی گرم جوشی سے ہر سوال کا منہ توڑ جواب دیا اور ان کی جماعت کا صدر عطاء اللہ تھوری نامی قادیانی جو کہ بحث کر رہا تھا ان سب کو مباہلہ کی دعوت دی جس پر جھوٹے نبی کے جھوٹے امتی گھبرا گئے۔ مگر ہمارے قاری صاحب نے وہیں موقع پر کلمہ طیبہ کے استعمال کرنے پر مقدمات کروا کے اٹھارہ قادیانیوں کو ان کے قائد سمیت گرفتار کروا دیا جو آج بھی ناپاک عبادت گاہوں پر پاک کلمہ طیبہ لکھنے کی سزا بھگت رہے ہیں اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو دنیائے اسلام سے نیست و نابود فرمائے اور آپ کے مشن کو سرفراز فرمائے اور اپنی رضا نصیب فرمائے آمین۔

رسالہ تلوار بے نیام

راجہ عبدالقیوم کوگھی دوپٹہ مظفرآباد آزاد کشمیر

میں کافی عرصہ سے رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں اس رسالہ کی تعریف کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یہ رسالہ تلوار بے نیام بخلاف دشمنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہم بہت سے آدمی اس رسالہ سے مستفید ہو رہے

ہیں اور مرزائیوں کی چالوں سے باخبر ہو رہے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ آج بھی دنیا عاشقانِ رسولؐ سے بھری پڑی ہے اور دشمنانِ رسولؐ کیلئے راہ میں رکاوٹ ہے۔ امت رسولؐ کوئی ایسا لقمہ نہیں جس کو دشمنان ہڑپ کرلیں اور اپنی من مانی کرتے پھریں۔ مرزا غلام احمد پر خدا کی لعنت ہو اس جیسا ذلیل اور کمینہ آدمی دوسرا کوئی نہ ہوگا۔ اور اس کے پیروکار بھی عقل کے اندھے اور دنیا کے بدترین انسان ہیں۔

اس رسالے سے قادیانی پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اگر یہ قادیانی ضمیر سے کام لیتے ہوئے اب بھی مرزا غلام قادیانی کو جھوٹا مان لیں اور اللہ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائیں تو انشاء اللہ مسلمان ان کو گلے لگانے کیلئے تیار ہیں۔

معیاری اور عمدہ ہے

عبدالخالق اٹک

شروع سے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ رسالہ معیاری اور عمدہ ہے۔ مرزائیوں کا پوری دنیا میں تعاقب نہایت مشکل کام تھا جو آپ کے رسالے نے کر دکھایا ہے۔ اللہ آپ کی مشکلات کو آسان فرمائے۔

آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عمر رضا فورٹ عباس

ایہہ رحمت للعالمین آیا بن کے آیا زمین آسمان دا نبیؐ
اوہ مکے دا نبیؐ تے مدینے دا نبیؐ عرب غرب تے مصر ایران دا نبیؐ
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ دا نبیؐ علیؓ مرتضیٰؓ شیر یزدان دا نبیؐ
اوہ حسنؓ دا نبیؐ تے حسینؓ دا نبیؐ قاسمؓ اصغرؓ تے اکبرؓ جوان دا نبیؐ
اُحد خیبر حنین تے بدر دا نبیؐ اتے کربلا دے میدان دا نبیؐ
جن و بشر ملائک کوہ قاف دا نبیؐ سبزہ زار حور و غلمان دا نبیؐ
انبیاواں دا نبیؐ اولیاواں دا نبیؐ غوث قطب تے شاہ جیلان دا نبیؐ
حج روزہ زکوٰۃ نماز کلمہ مسجد منبر چراغ اذان دا نبیؐ
دِتی حق زبور داؤدؑ تائیں اتے موسیٰؑ توریت دی شان دا نبیؐ
ہوگئی عیسیٰؑ تے نازل انجیل بے شک پر ایہہ سوہنا محمدؐ قرآن دا نبیؐ
عرب مصر تے ترک خاقان دا نبیؐ روم شام تے چین جاپان دا نبیؐ
بکیتے آن غلام آزاد جس نے سارے نبیاں دا نبیؐ پاکستان دا نبیؐ
جس نوں کافر ہن تسلیم کردے ایسا آگیا پختہ ایمان دا نبیؐ
پتھر پڑھن کلمہ اوہدا نام سن کے ایسا ہے اور شیریں زبان دا نبیؐ
جھدے پیراں دی توڑ توں نبیؐ تر سن ختم الرسل ہے آخر زمان دا نبیؐ
نہ کوئی آیا نہ آوسی پھر مڑ کے ایسا آگیا لامکان دا نبیؐ
ہویا بوہا نبوت دا بند بے شک جدوں آگیا سارے جہان دا نبیؐ
ہن جو دعویٰ نبوت دا کرے کتے اوہنوں سمجھو لو ایہہ شیطان دا نبیؐ
بھیجے رب نے بے شمار رسل کوئی نہ سوہنے محمدؐ دی شان دا نبیؐ
نبیؐ دنیا تے ہور نہیں آسکدا غازی آخری ایہوں رحمان دا نبیؐ

اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم پکار ہے

برکت علی ڈھیاوڑی ننکانہ

اے مسلمان! اے میری جان!

اتحاد وقت کی اہم پکار ہے۔ قومیت و فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملت اسلامیہ کے مابین اتحاد و اخوت کو فروغ دینے کیلئے متحد ہو جا۔ اسلام کا علم بلند کرنے کے لئے متحد ہو جا۔ ظلم و جارحیت کو مٹانے کے لئے متحد ہو جا۔ مجبور و مظلوم کی حمایت کیلئے متحد ہو جا۔ اللہ کے دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کیلئے متحد ہو جا۔ اور ضرور ہو جا۔

یہ اختلافات بھی کوئی اختلافات ہیں؟ ان سب کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کے برکت والے نام پہ اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کے وقار کو بلند تر کرنے کیلئے متحد ہو جا۔ اور ضرور ہو جا۔ ہر قیمت پہ ہو جا۔ جس طرح بھی ہو سکے ہو جا۔ اگر اس راہ میں تیری جان کی ضرورت بھی پڑے تو گریز نہ کر! یا حی و یا قیوم!

دل کو سکون ملتا ہے

امداد اللہ جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

الحمد للہ رسالہ پڑھ کر دل کو سکون ہوتا ہے۔

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

مسلمانو ہوش میں آؤ

خلیل احمد محمد قاسم سنکھترہ ضلع سیالکوٹ

ہفت روزہ ختم نبوت کے مطالعہ سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ شیزان قادیانیوں کی فیکٹری ہے اور اس کی آمدنی کا کچھ حصہ قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے تو مجھے شیزان سے نفرت ہو گئی۔ اس دن سے میں نے شیزان کے خلاف مہم چلا دی اپنے قصبہ کے ڈیلروں سے رابطہ قائم کیا کہ وہ شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ میں نے ان کو بتایا کہ یہ فیکٹری ختم نبوت کے غداروں، اسلام کے دشمنوں، ملت کے باغیوں کی ہے اس لیے اس کا بائیکاٹ ضروری ہے۔ اس کے بعد تمام دوستوں، ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں، ان سب کو شیزان کو بائیکاٹ پر آمادہ کیا۔ ختم نبوت کے پروانو نے ملاقات کوشش کی اور شیزان کا نام ونشان ختم کر دیا۔ الحمدللہ اب ہمارے قصبہ کی کسی دوکان پر شیزان کا نام ونشان نہیں ملتا اور نہ آئندہ کبھی ملے گا۔

اقوالِ زرّیں

محمد سہیل گوجر، اگلونگی، مانسہرہ

- کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت ہے، کم سونا عبادت ہے۔ اور لوگوں سے کم ملنا عافیت ہے۔
- علم زندگی ہے اور جہالت موت ہے۔
- خدا کے سوا کسی کے سامنے اپنی حاجت مت پیش کرو۔
- اصل عیش آخرت کا عیش ہے۔
- صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنا ایمان کی علامت ہے۔
- صحابہؓ سے محبت خدا کی رضامندی کی دلیل ہے۔

اسمائے مبارکہ

آنسہ بشریٰ، حیدرآباد

- اہل جنت کے لیے حضورؐ کا نام عبدالکریم ہے۔
- 〃 جہنم 〃 〃 〃 عبدالجبار 〃
- 〃 عرش 〃 〃 〃 عبدالمجید 〃
- 〃 فرشتوں 〃 〃 〃 عبدالمجید 〃
- 〃 شیطان 〃 〃 〃 عبدالقہار 〃
- 〃 جنات 〃 〃 〃 عبدالرحیم 〃
- 〃 انبیاء 〃 〃 〃 عبدالوہاب 〃
- پہاڑ حضورؐ کو عبدالخالق کے نام سے یاد کرتے ہیں
- صحرا 〃 〃 عبدالقادر 〃 〃 〃
- سمندر 〃 〃 عبدالمہیمن 〃 〃 〃
- درندے 〃 〃 عبدالسلام 〃 〃 〃
- پرندے 〃 〃 عبدالغفار 〃 〃 〃
- جنگلی جانور 〃 〃 عبدالرزاق 〃 〃 〃
- چوپائے 〃 〃 عبدالمومن 〃 〃 〃
- توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موذموذ (یعنی طیب طیب) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
- انجیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طاب طاب سے پکارا گیا۔
- زبور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فاروق کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

فکرِ آخرت

فیاض الرحمان، ماڑی (مانسہرہ)

دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ آخرت کی زندگی ابدی ہے۔ لیکن اس کی فکر کون کرے؟ آخرت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اس لیے پوری پابندی سے پڑھنی چاہیے۔ وہاں پوچھا جائے گا کہ مال کیسے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا۔ بے ایمانی چوری اور فریب سے کمایا ہوا مال عذاب کا سبب بن جائے گا۔ اگر مال حلال طریق سے کمایا ہوگا۔ خدا کی راہ میں خرچ کیا ہوگا اور قومی کاموں اور خلق خدا کی بھلائی کے لیے خرچ کیا ہوگا تو اس کا اجر ملے گا خدا خوش ہوگا، جنت ملے گی۔ فضول میں ضائع کیا ہوا مال دوزخ کا سبب بن جائے گا۔ فکرِ آخرت یہی ہے کہ انسان نیک کام کرے، عبادت کرے، مخلوق خدا کی خدمت کرے، نماز پڑھے، روزے رکھے، زکوٰۃ دے حج کرے، خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرنے سے عاقبت میں بھی بھلا ہے اور دنیا میں بھی۔ اگر نافرمانی کی جائے تو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں عذاب۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لیکن کاش ایسے انسان تو آج آخرت کو بھول گیا ہے

آزمایا جاتا ہے!

آنسہ بشریٰ، حیدرآباد

- بہادر مقابلے کے وقت۔

- مستقل مزاج، مصیبت کے وقت۔
- امانت دار، مفلسی کے وقت۔
- عورت کی محبت، فاقہ کے وقت
- دوست ضرورت کے وقت
- بُردبار غصّے کے وقت
- شریف، معاملہ ٹوٹنے کے وقت۔

مسلمان بہنوں سے اپیل

ام عثمان گوجر، گوگلی مانسہرہ

میری تمام مسلمان بہنوں سے اپیل ہے کہ آپ بھی ختم نبوت کے لیے کام کریں۔ بچوں کو اس طرف ترغیب دیں اس میں ہماری کامیابی ہے کل قیامت کے دن امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

نماز باجماعت کا ثواب

شیریں گل، مانسہرہ

جہاں تک ممکن ہو جماعت سے نماز پڑھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا حضور علیہ السلام نے جماعت کے ساتھ ایک نماز کا ثواب اللہ کریم ستائیس نمازوں کا دیتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ہمیشہ پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس میں پانچ خوبیاں دے گا اول یہ کہ اس کی تنگدستی دور کر دے گا دوسرے یہ کہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا تیسرے قیامت کے دن نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے دیا جائے گا چوتھے پل صراط پر تیز بجلی کی طرح گذر جائے گا۔ پانچویں یہ کہ اپنے علم و قدرت کے سبب بلاحساب اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

اس کے برخلاف فرمایا جو شخص قصداً نماز ترک کرے گا۔ اللہ اسے تین بلاؤں میں گرفتار کرے گا، اول یہ کہ اس کے چہرے کا نور اُڑ جائے گا دوسرے یہ کہ مرتے وقت اس کی زبان لڑکھڑائے گی تیسرے مرتے وقت کلمہ شہادت نصیب نہ ہوگا بے ایمان مرے گا۔

ماں کی لوری

شمشیر احمد ظاہر پیر

حسبی ربی جل اللہ
نور محمد صلی اللہ
ما فی قلبی غیر اللہ
لا الٰہ الا اللہ
حسبی ربی جل اللہ
رب ہے کافی جل اللہ
کر دے بچے صلی اللہ
کچھ نہیں دل میں غیر اللہ
لا الٰہ الا اللہ
حسبی ربی جل اللہ
حق ہی خالق ہے واللہ
نور محمد صلی اللہ
بن میرے بچے اہل اللہ
پڑھ دے بچے بسم اللہ
حسبی ربی جل اللہ
اب تو سوجا ہوگئی شام
میرے ننھے کر آرام
لے کر بچے رب کا نام
چار بجے سے کر یہ کلام
حسبی ربی جل اللہ

چالاک گائے

ابوبکر صدیق شجاعبادی، بہاولپور

ایک شخص اپنی گائے کے علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس گیا، ڈاکٹر نے اس کی دوا دی وہ دوا لینے کے بعد کہنے لگا حضور گائے تو دوا کھاتی ہی نہیں اور اگر کھلانے کی کوشش کی جائے تو ٹکریں مارتی ہے ڈاکٹر نے کہا اچھا ایسا کرنا کہ اس کے منہ میں ایک پائپ رکھنا پائپ میں دوا ڈال کر پھونک مار دینا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شخص لڑکھڑاتے قدموں سے ڈاکٹر کے پاس آیا۔ ڈاکٹر کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے گائے کو دوا کھلانے کے لیے پائپ اس کے منہ میں رکھا اور پائپ میں دوا ڈال کر جب پھونک مارنے لگا تو مجھ سے پہلے گائے نے پھونک مار دی۔

اقوال زریں

حافظ عبدالقیوم زبیر گکی سوہدرہ

اچھی اور میٹھی بات بھی صدقہ ہے۔ (حضورؐ)

ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے۔ (حضرت سلیمان نعمانی)

دنیا جس کے لئے قید ہے۔ قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔ (عثمانؓ)

کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

حوادث اور آفات زمانہ کو برا کہنا خدا تعالیٰ کو گالی دینا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)

میں خدا سے ڈرتا ہوں، خدا کے بعد اس شخص سے ڈرتا ہوں جو خدا سے نہیں ڈرتا۔ (شیخ سعدیؒ)

مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں۔ (حضرت عائشہ صدیقہؓ)

بنن افریقہ سے قادیانیوں کو دیس نکالا مل گیا

عوامی جمہوریہ بنن کی وزارت داخلہ نے قادیانی سرگرمیوں کو ممنوع قرار دینے کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے اور تمام محکموں اور اہم اداروں کو اس قرارداد کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس قرارداد کے نتیجے میں جو ردعمل کے واقعات رونما ہوئے ان کے بارے میں ہمارے نمائندے نے جو رپورٹ بھیجی ہے اس کے مطابق بنن میں قادیانی سرگرمیوں پر پابندی اور ان کے خلاف شدید ترین کاروائی ایسا مبارک اقدام ہے، جو اسلام اور مسلمانوں کے لیے کھلی مدد کے مترادف ہے۔ حکومت کی اس کاروائی کی وجہ سے تمام قادیانی مراکز بند ہو گئے۔ خاص کر قادیانیوں کا بڑا اصل اور خطرناک مرکز جو مسلمانوں کی غالب اکثریت والے شہر پورٹو نوو میں تھا، سربمہر ہو گیا اور گمراہی پھیلانے والے قادیانی کو جو ماریشس سے یہاں مبلغ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ حکومت نے اس کو ذلیل کر کے جبکہ بینی دو گوش بنن سے نکال باہر کیا، حکومت کے اس اقدام سے یہاں کے مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ کچھ سالوں سے مرزائیت کی فتنہ سامانی کی وجہ سے یہاں کے مسلمانوں کا آرام و سکون ختم ہو گیا تھا چند سادہ لوح جاہل مسلمانوں کے عقیدے بھی متزلزل کیے، مگر آخر کب تک اللہ تعالیٰ نے آخر کار ان کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ یاد رہے کہ بنن غیر اسلامی حکومت ہے کچھ لوگوں نے خاص کر ان مسلمانوں نے جو اسلامی حکومتوں کے زیر سایہ آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہیں، انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ اس قسم کے فیصلے کا غیر اسلامی حکومت سے منظور ہو جانا آسان بات ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے قادیانیوں کے خلاف یہ جو حکومتی کاروائی کی گئی ہے اس فیصلے کے پیچھے بنن کے مسلمانوں اور علماء کرام کی قربانیاں اور عالمی

مجلس تحفظ ختم نبوت کا وہ لٹریچر ہے جو یہاں تقسیم ہوا اور جس نے قادیانیت کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا، یہاں کے مسلمانوں نے متحد ہو کر کئی سالوں تک ہر میدان میں قادیانیوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، بستیوں، مضافات اور شہروں میں ان کا پیچھا کیا، ریڈیو ٹیلیوژن کے ذریعے بھی ان کے تعاقب اور مقابلے سے دریغ نہیں کیا گیا اس پے در پے مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ قادیانیوں کا یہاں سے دیس نکالا ہو گیا ہے اور آج بنن میں قادیانی کا لفظ گالی بن گیا ہے

یہاں کے علماء نے مرزائی جماعت کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیا، مختلف تقاریر اور جمعہ کے خطبوں میں مرزائیت کو بے نقاب کیا گیا اور مسلمانوں کو بتلایا گیا کہ مرزائی جو اپنے آپ کو "احمدی" کہتے ہیں گمراہ مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، قادیانیوں کے خلاف یہ کام اس لیے کیا گیا تاکہ یہاں کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت ہو۔ قادیانی یہاں بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں، کبھی مسلمانوں کو غربت و فقر کے پیش نظر ان کو مال کا لالچ دیتے تھے۔ کبھی دھوکہ و فریب دیتے ہوئے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے تھے کہ ہم "احمدی" ہیں اور یہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے (جبکہ لفظ قادیانی پورے افریقہ میں گالی بن چکا ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ مرزائیت فرقہ نہیں ہے بلکہ جھوٹے نبی کی امت ہے جب اس نے اپنا نبی الگ بنا لیا تو وہ سچے نبی کی سچی امت محمدیہ اور اس کے فرقوں سے خارج ہو گئی) اور کبھی سیدھے سادھے مسلمانوں کو "فرقہ احمدیہ" کے نام سے بھسلایا جاتا ہے اور بتلایا جاتا ہے کہ "احمدیہ" صوفیاء کا ایک سلسلہ ہے، جیسے یہاں افریقہ میں دوسرے سلسلے ہیں۔ اور اکثر اوقات قادیانی ڈرانے دھمکانے کا طریقہ بھی اختیار کرتے تھے چنانچہ یہ کسی وسیلے اور ذریعے سے پولیس اور فوج کے افراد سے راہ و رسم قائم کر لیا کرتے تھے اور بعض مرتبہ ان اداروں سے وابستہ بعض کمزور نفوس کے مالک افراد کو خرید لیا کرتے تھے پھر (یہ حکومتی اداروں سے وابستہ لوگ ان مسلمانوں کو جو اپنے دین پر پختہ اور اسلام کی طرف سے مدافعت کرنے میں پیش پیش ہیں اور قادیانیوں سے نبرد آزما ہیں، کو اپنے دفتر میں بلا کر اس عنوان سے ڈرایا دھمکایا کرتے کہ وہ ملک میں گڑبڑ کر رہے ہیں، مشکلات پیدا کر رہے ہیں امن عامہ میں خلل ڈال رہے ہیں، اور قادیانیوں کے خلاف کام کرنا) بنن کے ہر اس شہری کی دینی آزادی کے خلاف ہے جو ہر مذہب کو اس کے مذہب

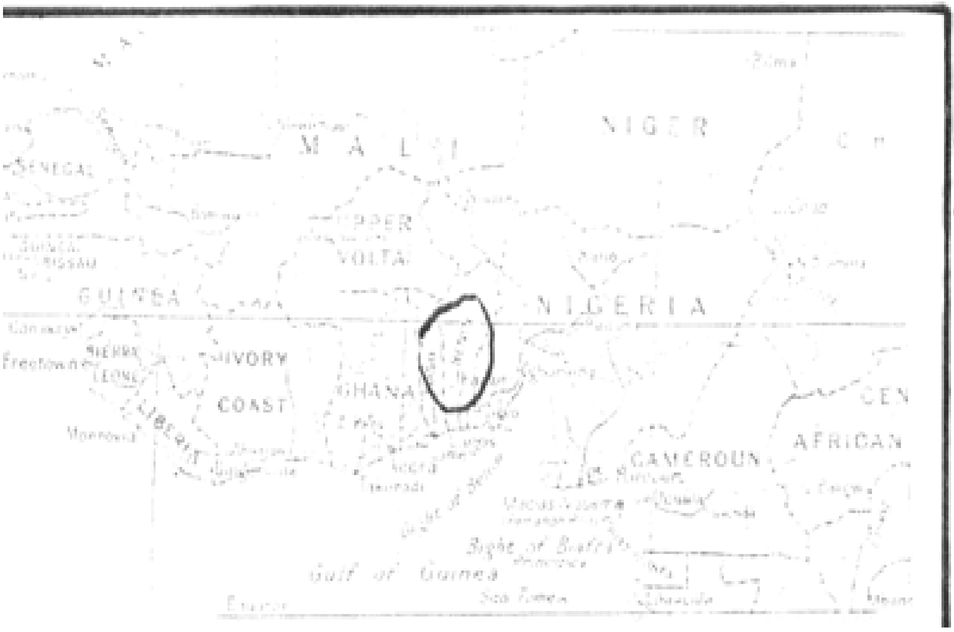

کی پیروی کی اجازت دیتا ہے۔

ایسا ہی واقعہ رابطہ عالم اسلامی کے مبعوث امام اور لیبیا کے ساتھ بو ہیکون میں پیش آیا، اور کیتو شہر میں قرآن کریم کے مدرسے کے مہتمم استاد مشہود بوبکر کے ساتھ پیش آیا۔

۱۹۸۶ء کے آخر میں قادیانیت کے سلسلے میں مسلمانوں کی مشکلات زیادہ ہو گئیں جب قادیانیوں نے جن کے شہر کیتو میں ایک جگہ خرید کر اپنی عبادت گاہ (مرتدخانہ) اور مرکز بنانے کا فیصلہ کیا، اس خبر کو سن کر یہاں مسلمانوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی، قادیانیوں اور مسلمانوں میں آپس میں مارکٹائی شروع ہو گئی۔ آخر کار معاملہ حکومت تک پہنچی، وزارت داخلہ نے اس سلسلہ میں جن کے مسلمانوں کی جماعت اتحاد اسلامی، علماء کرام اور عمائدین شہر کو بلا کر ان سے پوچھا کہ تم کو قادیانیوں سے کیا شکایت ہے تم قادیانیوں کو ان کی سرگرمیوں سے کیوں روکتے ہو تو سب نے یک زبان ہو کر ایسا قطعی فیصلہ کن طاقتور اور مدلل جواب دیا جس سے اہل حکومت اور قادیانی لاجواب ہو گئے مسلمانوں نے کہا کہ ہم اس ملک میں بسنے والے مختلف مذاہب کے لوگوں کی آزادی کے قطعاً مخالف نہیں ہیں اور نہ ہی کسی جماعت یا کسی بھی یہاں کے رہنے والے کے مذہب میں کسی قسم کی خلل اندازی چاہتے اگر قادیانی یہاں اپنے نظریات و افکار کو پھیلانا چاہتے ہیں تو غیر مسلم گروہ بن کر خوشی سے پھیلائیں ہماری طرف سے ان کو مطلق آزادی ہوگی کسی قسم کی ہم روک ٹوک نہیں کریں گے اس وقت ان کی حیثیت ایسے ہوگی جیسے جن میں رہنے والے دوسرے غیر مسلم (ہندو، بدھ وغیرہ) لوگوں کی ہے۔ اس وقت جن کے سارے لوگ اور مسلمان بھی سمجھیں گے کہ قادیانیت اسلام نہیں ہے بلکہ اسلام کے علاوہ کوئی علیحدہ مذہب ہے (لہٰذا اس کے شر سے بچے رہیں گے) مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ قادیانی اپنے باطل مذہب (قادیانیت) پر اسلام کا ٹھپہ لگا کر اسلام کے نام سے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں ہم سب مسلمان اس کی کبھی بھی اجازت نہیں دیں گے اسلام یا نیوں کو کھلی چھٹی دے کر اسلام سے متعلق کو نرمی کرنا ہے۔ اور یہ اسلام کی توہین ہے جس کو ہم کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ حکومت کی سمجھ میں یہ بات آگئی، قرار دادوں نے منظور کرتے ہوئے قادیانی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی۔ تمام مسلمانوں نے حکومت کے اس فیصلے کو سراہا ہے۔ اور اطمینان و سکون کا سانس لیا ہے، اور اس طرح سے جن کے مسلمان زبردست مثالی نمونہ بن گئے ہیں۔ جن کے مسلمانوں نے جس یکجہتی اور باہمی اتحاد کا ثبوت پیش کیا ہے اس پر ہم ان کو اور تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں قادیانیت کے سلسلے میں تمام حکومتوں کو جن حکومت کی تقلید کرنی چاہیے خصوصاً اسلامی حکومتوں کو جنہوں نے کچھ نے ابھی تک قادیانیت کے خلاف اس قسم کی کوئی کاروائی نہیں کی۔

جمعیۃ اہل السنۃ متحدہ عرب امارات کی عید ملن پارٹی

ابوظہبی (نمائندہ خصوصی) جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے زیر اہتمام مکتبۂ اہلسنت" ابوظہبی میں عید ملن پارٹی "منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی "حرکت انقلاب اسلامی افغانستان" کے ناظم مولانا خدائے نظر انصاری، حیدرآباد ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری جناب قمر حسن، بنگلہ دیش اسلامک مشن کے نائب صدر جناب حفیظ الرحمٰن تھے۔ قاری محمد افضل نے تلاوت کلام پاک کی۔ جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی سینئر نائب صدر مولانا محمد ہارون اسلام آبادی نے مہمان حضرات کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ آج ہماری عید ملن پارٹی کی تمام تر خوشیاں ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی وجہ سے خاک میں مل چکی ہیں۔ آج کے روز ہم میرٹھ اور دلی کے مسلمانوں پر پولیس تشدد کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ہندوستان کی تحریک آزادی میں مسلمانوں کے کردار کو کسی صورت بھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اسیر مالٹا شیخ الہند محمود حسن، شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی، شاہ اسماعیل شہید، مولانا محمد میاں، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ابوالکلام آزاد، بطل حریت مولانا غلام غوث ہزاروی ہندوستان کی تحریک آزادی میں ہیرو کا کردار ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے جہاد افغانستان میں "حرکت انقلاب اسلامی" کے کردار کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ عید ملن پارٹی میں دیگر حضرات کے علاوہ مرکزی ناظم اطلاعات و نشریات جناب اشتیاق حسین عثمانی، مرکزی ناظم مولانا قاری محمد حنیف، مولانا محمد اسماعیل عارف، مولانا امیر محمد جان، مولانا انیس الرحمٰن ہاشمی، مولانا رضوان اللہ، عبدالصمد آفریدی، قاری وصیف الرحمٰن حاجی عبدالغنی اورکزئی، قاری نذیر الحق، حافظ محمد اسماعیل اور حاجی در محمد خان صاحب نے شرکت فرمائی۔ عید ملن پارٹی کے اختتام پر مولانا خدائے نظر انصاری نے افغانستان کی آزادی اور پاکستان کی یکجہتی اور سالمیت کیلئے خصوصی طور پر دعا فرمائی۔

کلمہ طیبہ کی توہین کرنے والے ۱۹ مرزائیوں کے مقدمے کی سماعت

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ ختم نبوت) ملک امیر علی مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ ر ۱۹ قادیانیوں کی ضمانتوں کی پانچ مرتب ہو کر عدالت شاہ پنچ چکا ہے جس کی سماعت کیلئے ۲۹ جون مقرر ہوئی ہے عدالت نے شہادتیں طلب کر لی ہیں۔

مردان میں عالمی مجلس کے راہنما پر قادیانی کا قاتلانہ حملہ

مجلس کے راہنما کی بہادری، ملزم کو پستول سمیت پکڑ لیا عوام نے اسکی پٹائی کر دی

مردان (مولانا انور اکتی) مردان کے مشہور بدنام زمانہ مرزائی جس کی شر انگیزی کے باعث گزشتہ سال مرزائی معبد جلنے مرزا واڑے کی اینٹ سے اینٹ بجا کر مردان کے غیور مسلمانوں نے عشق رسول عربی ﷺ کا عملی ثبوت پیش کر کے عالم اسلام میں مسلمانان مردان کے نام کو روشن کیا تھا جس پر ملک اور بیرون ملک سے اہل اسلام نے مردان کے غیرت مند شمع ختم نبوت کے پروانوں کو دلی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کیا جس سے مردان کی شہرت میں ایسا اضافہ ہوا کہ آنے والی نسلیں بھی مردان کے جیالے مسلمانوں کو عقیدت کے پھول پیش کریں گی اسی مردان میں صدارتی آرڈیننس کے خلاف ورزیوں پر عدالت میں مرزا اکبر کے خلاف تقریباً ڈیڑھ درجن مقدمات زیر سماعت ہیں جن کی پیروی کے سلسلہ میں شمع ختم نبوت کے پروانے جاں نثار ہر پیشی پر عدالت میں موجود رہتے ہیں گزشتہ دنوں میں عدالت لگی ہی مردان میں پیشی تھی۔ جب کمرہ عدالت سے مسلمان باہر نکلے۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار افراد اپنے وکلاء سے بات کر کے واپس جانے لگے تو احاطہ عدالت کے ایک آخری کونے میں مرزائی غنڈے بدنام زمانہ مرتد مرزائی ریٹائرڈ میجر اکبر خان کی سرکردگی میں اپنی فطرت کے مطابق شرارت کے لئے موجود تھے میجر اکبر نے بڑھ کر مجلس کے ناظم مالیات جناب شوکت علی کو مخاطب کر کے کہا اگر تم نے عدالت میں گواہی دی تو تمہارا انجام برا ہو گا ہم (میجر اکبر اور اس کا بھتیجا اظہر) تمہیں ختم کر دیں گے ساتھ ہی میجر اکرم نے پستول نکال کر شوکت پر فائر کرنا چاہا۔ جناب شوکت علی جو نوجوان ہی نہیں بلکہ نہایت ہی دلیر بھی ہے اس نے چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملزم کے پستول والے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا احاطہ عدالت میں مسلمانوں میں یک لخت اشتعال پیدا ہو گیا اور قریب کھڑے ہوئے اپنے اپنے کام سے آئے ہوئے لوگوں نے مرزائی میجر محمد اکرم کی پٹائی کر دی علاقہ پولیس جو عدالت میں موجود تھی فوراً جائے حادثہ پہ پہنچی اور ملزم ریٹائرڈ اکبر خان کے ہاتھ سے پستول قبضہ میں لے کر ملزم اکبر خان اور اس کے ساتھی اظہر کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے بعد ملزم کی کار کی تلاشی پر کار میں سے سے مرزائیت کی تبلیغ کے سلسلہ میں بہت سا لٹریچر بھی برآمد کیا گیا ہے۔ ملزمان اس وقت پولیس کی حراست میں ہیں۔ اس واقعہ سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ علاقہ کے معززین اور تاجر طبقہ نے مردان میں مکمل ہڑتال کرنے اور مرزائیوں کے خلاف ٹھوس اقدام کرنے کا ارادہ کیا مگر مسجد کے رفقاء اور ذمہ دار حضرات کی کوششوں اور انتظامیہ کی طرف سے مکمل قانونی کارروائی کی یقین دہانی پر مسلمانوں کے غم و غصے کو ٹھنڈا کر دیا گیا ہے

مضامین بھیجنے والے حضرات سے

ہمارے احباب طویل اور قارئین ختم نبوت کو تھکا دینے والے با قسط وار مضامین ارسال کرتے ہیں۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم ایسے موصول ہونے والے مضامین شائع نہیں کرتے۔ بعض حضرات یکمشت مضامین بھیج دیتے ہیں جو صاف اور خوشخط لکھے ہوئے بھی نہیں ہوتے۔ ہم ایسے محترم دوستوں سے عرض کرتے ہیں کہ وہ طویل مضامین بھی نہ بھیجیں اور جو مضامین بھیجیں وہ صاف اور خوشخط لکھے ہوئے ہونے چاہئیں۔ نیز کوئی مضامین فل سلیپ دو سلیپ سے زیادہ نہ ہو اور کھلا کھلا لکھا ہونا چاہیے۔ محمد حنیف ندیم

مولانا عبداللہ لدھیانوی کی ضمانت

قبل از گرفتاری منظور

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ ختم نبوت) مولانا عبداللہ لدھیانوی گزشتہ ماہ اپریل ۹ تاریخ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ 16MPO کے تحت جو مقدمہ درج ہوا تھا جس کی عبوری ضمانت کرا لی گئی تھی مورخہ ۲۶ جون کو جناب چوہدری محمد صدیق جاوید ایڈیشنل سیشن جج ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ضمانت قبل از گرفتار منظور کر لی۔

سرشمیر روڈ فیصل آباد میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی بے حرمتی

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ کی قادیانی عبادت گاہ پر تیسری مرتبہ کلمہ طیبہ لکھنے پر قصور وار قادیانی غیر مسلم ملزمان کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا جائے اور اس قادیانی عبادت گاہ کو سیل کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ ۲۸ مئی کو اس چک کے بااثر قادیانیوں نے قانون کو چیلنج کرتے ہوئے قادیانی عبادت گاہ پہ پھر کلمہ طیبہ جلی حروف میں لکھ دیا اور اصلی کی بجائے جعلی ملزمان کے نام بھی دیوار پر لکھ دیے ہیں جس کی وجہ سے اس چک کے مسلمانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہے اسی طرح بعض قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے اپنی دکانوں اور گھروں پر بھی کلمہ لکھا ہے مقام افسوس ہے کہ تھانہ ٹھیکری والا پولیس اگر پہلی تین

درخواستوں پر قادیانیوں کے خلاف بروقت کارروائی کرتی تو ان کو بار بار کلمہ کی بے حرمتی کی جرأت نہ ہوتی انہوں نے کہا کہ چک نمبر ۸۴ ج ب سر شمیر روڈ اور اردگرد کے مختلف حصوں قادیانیوں کے لئے علیحدہ مرگھٹ (قبرستان) نہیں بنایا گیا ہے جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے قبرستان کے ساتھ جگہ دی جائے یہ بات شرارت کے زمرہ میں آتی ہے اس سے آگے روز امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہوگا۔ جب کہ قادیانی اپنے مردہ کو ربوہ لے کر جاتے ہیں تو مربعہ نمبر ۳ میں کیوں نہیں لے جا سکتے لہٰذا مسلمانوں کے ساتھ قبرستان نہ بنایا جائے

مشروط طور پر امریکی امداد منظور نہ کی جائے

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان محمد خاں جونیجو سے مطالبہ کیا ہے کہ چار ارب دو کروڑ ڈالر کی امریکی امداد مشروط طور پر قبول نہ کی جائے اور قادیانیوں کے بارے میں آئینی اور قانونی پابندیوں کو ختم کرنے سے متعلق تجاویز کو مسترد کر دیا جائے اور پر امن مقاصد کے لئے جوہری توانائی کا پروگرام جاری رکھا جائے انہوں نے کہا کہ نام نہاد انسانی حقوق کمیشن پاکستان نے جو سفارشات مرتب کر کے جنیوا کی معرفت امریکہ کی خارجہ تعلقات سینٹ کی کمیٹی کو ارسال کی ہیں وہ ملکی مفاد کے خلاف ہیں ان پر ہرگز غور نہ کیا جائے کیونکہ اس کمیٹی میں قادیانی غیر مسلم بھی شامل ہیں حکومت کو پاکستان کے اس نام نہاد انسانی حقوق کے کمیشن کے لوگوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا جس کے حصول کے لئے لاکھوں فرزندان توحید نے جام شہادت نوش کیا جس کے پیش نظر اس ملک میں اسلام کے سوا کوئی ازم نہیں چل سکتا قادیانی جماعت ایک تخریب کار اور تخریب کار جماعت کے چونکہ تعلقات اسرائیل اور ہندوستان سے براہ راست ہیں اب اس جماعت نے روس میں بھی اپنا مشن قائم کر لیا ہے اس کے علاوہ ایم ایم احمد قادیانی عالمی بنک میں بیٹھا ہے۔ جبکہ یہودی سرمایہ کاروں کا امریکہ کی حکومت پر قبضہ ہے اس لئے پاکستان کو امریکی امداد مشروط کی جا رہی ہے اور دوسری طرف ہندوستان کو امریکی امداد وغیرہ مشروط ہی جا رہی ہے انہوں نے امریکہ کی دوغلی پالیسی کی مذمت کی ہے۔

لاہور مجلس کا تعزیتی اجلاس

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا ایک تعزیتی اجلاس دفتر ختم نبوت واقع بیرون دہلی گیٹ لاہور میں منعقد ہوا اجلاس کی صدارت حاجی بلند اختر نظامی نے کی اجلاس میں قاری نذیر احمد۔ حاجی ملک منظور احمد مبلغ ختم نبوت لاہور حضرت علامہ مولانا کریم بخش علی پوری حضرت مولانا احسان احمد دانش اور دیگر جماعتی احباب نے شرکت کی اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم چوہدری غلام نبی کی اہلیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اجلاس کے آخر میں مرحومہ کیلئے دعا مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمان افسر کے قتل پر علی پور کے عوام کا احتجاج

علی پور (رپورٹ) علی پور ضلع مظفر گڑھ عید کے اجتماع میں منعقدہ ذیل قرارداد منظور کی گئی آج کا یہ دینی اجتماع متفقہ طور پر بھرپور مطالبہ کرتا ہے کہ علی پور شہر میں دن دہاڑے احسان احمد مرحوم اسسٹنٹ انسپکٹر کو ایک مرزائی منشیات فروش نے فرائض کی ادائیگی کے دوران قتل عمد کیا تھا عرصہ ۸ ماہ گزرنے کے باوجود چالان عدالت میں دو ماہ کے اندر بھیج دیا گیا تھا کیس کی سماعت شروع نہ ہوئی۔ بلکہ مقدمہ ایک عدالت سے دوسری عدالت کے چکر کاٹ رہا ہے۔ جس سے علی پور کے غیور عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آج کا یہ اجتماع متفقہ طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ مقدمہ ھذا کی کسی ایماندار جج سے فوری سماعت شروع کرائی جاوے۔ اور مرزائی اپنے تعلقات اور دولت کے زور پر جو سماعت میں رکاوٹیں حائل کر رہے ہیں ان کو ناکام کر دیا جائے اور ملزم مرزائی کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچایا جاوے تاکہ مذہبی جذبات جو بھڑک رہے ہیں ان کو ختم کیا جا سکے دگرنہ علی پور کے غیور عوام راست اقدام پر مجبور ہو جائیں گے۔

قرآن پاک جلانے والے قادیانیوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

خیر پور ۱۳ جون جمعیت طلباء اسلام خیر پور کا ایک اجلاس زیر صدارت معاون کنوینر جمعیت طلبہ اسلام سید لقمان باقر نقوی منعقد ہوا اجلاس میں حکومت سندھ سے مطالبہ کیا گیا کہ روہڑی میں قرآن پاک کو جلانے اور مسجدوں میں بم پھینکنے اور ہنگامے کرنے والے قادیانی افراد کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے ورنہ جمعیت کے کارکن سراپا احتجاج بن جائیں گے قادیانیوں کا فوری نوٹس لیا جائے کیونکہ قادیانی ایک بار پھر کسی دوسرے روپ میں مسلمانوں کے اندر گھس آئے ہیں۔

مینار پاکستان پر تبلیغ کرنے کے الزام میں ۲ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ

لاہور پاداش باغ پولیس نے دو قادیانیوں کے خلاف ختم نبوت کے مسئلہ پر تبلیغ کرنے کے الزام میں قادیانی آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ یہ مقدمہ ایک شخص سید فدا حسین کی رپورٹ پر درج کیا گیا جس نے کہا ہے کہ منظور احمد طاہر اور ملک مینار پاکستان پر ختم نبوت کے خلاف تبلیغ کر رہے تھے۔

بقیہ: ہجرت یا راہ فرار

نبوت تشریف لائیں۔ صیغہ راز میں رکھ کر ہر طرح کی مدد دی جائے گی۔ نیز پوری طرح تسلی ہونے پر جن حضرات کو اللہ تعالیٰ قادیانیت سے تائب ہونے کی توفیق بخشے گا۔ ان کو برادری یا تنظیم کی طرف سے کسی بھی دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے کارکنان ہمہ وقت ہر جگہ قریب ملیں گے۔

بقیہ: ایڈز کا عذاب

ایک مرتبہ میں سفارش کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل اسی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اسے سزا کے شکنجے میں کس دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا!

"وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت محمد یدھا" (بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۰۳)

ترجمہ: خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی (معاذ اللہ) چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹتا۔

غور کیجئے! اور آج ہمارے گردا گرد نظر دوڑائیے اسلامی حکومت کا نعرہ ہے۔ نظام مصطفیٰ کی آواز ہے قوم سے اسلام پر عمل کرنے کا وعدہ ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ غریب جیل کی سلاخوں میں بند ہے۔ اور امیر جرم کرنے کے باوجود بڑی بڑی کاروں میں داد عیش لے رہا ہے؟ ____ جتنی مرضی ہو کر لیجئے کل جب آواز آئے گی لمن الملک الیوم تو پتہ چل جائے گا کہ للہ الواحد القھار۔

عرض یہ کر رہا تھا کہ ایڈز کی بیماری سے بچاؤ کا اصل علاج یہی ہے۔ اس بدترین مخلوق سے زمین کو پاک صاف کر دیا جائے۔ کاش کہ ہم دیگر ذرائع کی طرف چلنے، اس پر لاکھوں کا خرچ کرنے کے بجائے اس سزا کا اعلان کریں۔ پھر دیکھیں کہ قانون اسلامی کی برکات کس قدر وسیع ہے۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ: افکار تازہ مہینہ

زبان سے یا خود ہو جیتا مرزا ہو! خدا را سوچو کیا مہدی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہ کیسا ابن الوقت مہدی تھا خدا پر جھوٹ اور افترا باندھنے والا، انبیا اور مسلمانوں کے لئے غلیظ زبان استعمال کرنے والا۔ استعاروں اور پہیلیوں کی زبان بولنے والا، انگریز کا مداح عقل و ہوش سے پیدل صبر و استقامت سے تہی دامن چندے بٹورنے والا امت مسلمہ میں انتشار کا باعث پرلے درجے کا غنڈہ، غیر محرم عورتوں پر لٹو ہونے والا، پرلے درجے کا جھوٹا اپنے آپ سے پیدا ہونے والا۔ یک چشم، مالیخولیا اور شوگر کا مریض، دن میں سو سو بار پیشاب کرنے والا، کبھی عورت کبھی مرد، نہ تینوں میں نہ تیرہوں میں، دشمن خدا و رسول، ابلیس کا شاگرد، ذلت کا خریدار، بزدل و بدزبان کا مارا، ٹٹی میں گر کر مرنے والا۔

کیا ہدایت یافتہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اور کیا مندرجہ بالا بزرگان دین کسی ایسے ہی مہدی کے منتظر تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بقیہ: ایک سنہری ورق

نہ تھا ہوا اور منزہ تھا وہ معاشرہ جب ہر دل میں خوف خدا کا احساس تھا، ہر فرد سکون کی دولت سے مالا مال تھا اور جب دنیا کا کوئی فرعون کسی حق دار کے حق کے حصول کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتا تھا۔

آہ! اسلام کا وہ زریں دور! جب حق بکتا نہیں تھا۔ جب حقدار گڑگڑاتا نہیں تھا، جب غاصب دندناتا نہیں تھا۔

بقیہ: تحریف قرآن

دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور اس طرح کسی ورد یا وظیفہ کی برکت حاصل کرنے کے بجائے گناہ کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔

اس شرارت انگیز اور مسلمانوں کو اپنے دین سے منحرف کرنے کی منظم سازش کا علم جب مسلمانوں کو ہوا تو انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ان کی کوششوں سے کتب خانہ اشاعت الاسلام کے مالک پر ۹ فروری کو پولیس کارروائی کی گئی اور ان کی گرفتاری عمل میں آئی اخبار نومزید لکھتا ہے کہ سولہ سورہ الدعا الکبیر کو علمائے دین کو دکھایا گیا اور اس بارے میں ان سے شرعی حکم حاصل کرنے کے لئے استفتا کیا جس کے جواب میں علمائے دین نے متفقہ طور پر فتویٰ جاری کیا ہے کہ ان دعاؤں کو پڑھنا حرام اور موجب گناہ ہے۔

بقیہ: فضائل صدقات

میں ڈال دیا جائے گا۔ جو اس شخص کے دونوں جبڑے پکڑ لے گا اور کہے گا میں مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی (مشکوٰۃ)

(جاری ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا"
(مسلم)
اشتہار —— از بندۂ خدا
مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون : ۴۱۰۶۰۷

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

نعت

مدینے کی زمیں سے آسماں بھی جھک کے ملتے ہیں
ثواقب اور کواکب، کہکشاں بھی جھک کے ملتے ہیں

مُعطّر اِس قدر ہے سرزمینِ وادیٔ بطحا !
کہ اس کو بوستان و گلستاں بھی جھک کے ملتے ہیں

نرالی شان ہے حُسنِ محمّدؐ کی زمانے میں
پری زاد و حسینانِ جہاں بھی جھک کے ملتے ہیں

صبا پیغام لائی ہے اچک کر یہ مدینے سے
کہ ان کو عرش پر کرّوبیاں بھی جھک کے ملتے ہیں

ملائک حور و غلماں تو فلک پر ایک بابت ہیں !
شہنشاہوں کے لاکھوں کارواں بھی جھک کے ملتے ہیں

جہاں میں یہ بھی انداز محبت کا قرینہ ہے !
حدی خواں حاجیوں کے سارباں بھی جھک کے ملتے ہیں

نہیں تو ہی مگر اے منتظرؔ اک جھکنے والوں میں
انہیں ارض و سما کون و مکاں بھی جھک کے ملتے ہیں

محمد شریف خان منتظرؔ درّانی